سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

(جمعۃ المبارک27، سوموار30 منگل،31-مارچ،بدھ،یکم اپریل2015)

(یوم الجمع 6،یوم الاثنین9،یوم الثلاثہ10،یوم الاربعاء11-جمادی الثانی1436ھ)

سولہویں اسمبلی: تیرھواں اجلاس

جلد13(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیرھواں اجلاس

جمعتہ المبارک،27۔مارچ2015

جلد 13:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	3
3۔	ایجنڈا	------------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	------------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
7۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	15
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	57
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	75
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	83
12۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	84
	قرارداد	
13۔	گرجا گھر یوحنا آباد لاہور میں خود کش دھماکوں میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے رنج وغم کا اظہار ------------	85
	تعزیت	
14۔	سانحہ یوحنا آباد لاہور میں شہید ہونے والے مسلمان شہداء کے لئے دعائے مغفرت ------------	87
	تحاریک استحقاق	
15۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	90
	تحاریک التوائے کار	
16۔	لوہیانوالہ نہر (گوجرانوالہ) کے راجباہ کی شہری حدود میں کیمیکل ملا اور سیوریج کے گندے پانی کا شامل ہونا ------------	91
17۔	بیرون ملک سے سمگل شدہ ایل پی جی میں زہریلے کیمیکلز کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	92
18۔	چک جیون شاہ عارف والہ کی دو مساجد کے رقبہ کو نیا تھانہ بنانے کے لئے الاٹ کرنے پر عوام کا احتجاج (۔۔۔جاری) ------------	93

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19-	تاندلیانوالہ میں ٹی ایم اے انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر منظوری نقشہ عمارتوں کی تعمیر (۔۔۔جاری)	94
20-	فیصل آباد میں سینکڑوں سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دیا جانا(۔۔۔جاری)	95
	پوائنٹ آف آرڈر	
21-	لاہور میں کسانوں کے احتجاج کرنے پر پولیس کا زدوکوب کرنا	96
22-	مال روڈ اسمبلی کے سامنے احتجاج کرنے والوں کی وجہ سے معزز ممبران اسمبلی کو دشواری کا سامنا	97
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)	
23-	آرڈیننس (ترمیم)(روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015	99
24-	آرڈیننس (ترمیم) اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2015	100
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
25-	مسودہ قانون فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015	100
	بحث	
26-	قبل از بجٹ بحث	101
	سوموار، 30-مارچ 2015	
	جلد 13: شمارہ 2	
27-	ایجنڈا	113
28-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	115
29-	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	116
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
30-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	118

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
31-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	144
	توجہ دلاؤ نوٹس		
32-	لاہور: دوران ڈکیتی مزاحمت پر پراپرٹی ڈیلر کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	172
	تحاریک استحقاق		
33-	نشان زدہ سوال نمبر 2193 کا غلط جواب (---جاری)	------------	173
	تحاریک التوائے کار		
34-	گورنمنٹ آفیسرز کوآپریٹو سوسائٹی لاہور میں کروڑوں روپے کی کرپشن کا انکشاف (---جاری)	------------	175
35-	لاہور میں فضا سے آکسیجن چوری کرنے کا انکشاف (---جاری)	------------	176
36-	ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خلاف میرٹ و پالیسی ایجوکیٹرز کی بھرتی کا انکشاف (---جاری)	------------	177
37-	حلقہ پی پی-222 (ساہیوال) کے متعدد سکول سکیورٹی سہولیات سے محروم (---جاری)	------------	179
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
38-	قبل از بجٹ بحث (---جاری)	------------	181
39-	کورم کی نشاندہی	------------	191
40-	قرارداد پیش کرنے کے لئے آرٹیکل (1)144 کے تحت اجازت کی تحریک	------------	192
	قرارداد		
41-	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) سے وفاقی اور صوبائی قوانین کی درست اشاعت کا مطالبہ	------------	192
42-	قبل از بجٹ بحث (---جاری)	------------	194

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	منگل، 31-مارچ 2015	
	جلد 13: شمارہ 3	
43-	ایجنڈا ------------	223
44-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	225
45-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	226
	سوالات (محکمہ جات آبکاری و محصولات اور کانکنی و معدنیات)	
46-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	228
47-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	236
	پوائنٹ آف آرڈر	
48-	ضلع پاکپتن میں درجہ چہارم کی اسامیوں کا تمام ضلعی نمائندوں کو برابر حصہ دینے کا مطالبہ ------------	251
49-	فہرست سوالات ایک روز قبل معزز ممبران اسمبلی کو دینے کا مطالبہ ------------	253
50-	اسمبلی کے سامنے مال روڈ پر آئے روز احتجاج پر حکومت سے نوٹس لینے کا مطالبہ ------------	255
51-	معزز ممبران اپوزیشن کا صحافیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ٹوکن واک آوٹ کرنا اور حکومت سے صحافیوں کے جائز مطالبات کے حل کا مطالبہ ------------	256
	تحاریک التوائے کار	
52-	پی آئی سی لاہور اور دیگر ہسپتالوں میں سہولتوں کا فقدان ------------	259
53-	پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور محکمہ صحت پنجاب کے درمیان جنگ سے طلباء وطالبات اور والدین شدید ذہنی دباؤ کا شکار ------------	260
54-	ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی جانب سے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کو بوگس رپورٹس پیش کئے جانے کا انکشاف ------------	261
55-	بہاولنگر میں بندروں کے زہر آلود گوشت کی فروخت ------------	262
56-	حالیہ بارشوں اور ژالہ باری سے حلقہ پی پی-222 کے متعدد دیہات شدید متاثر ------------	263

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
57۔	گنے کے کاشتکاروں کی شوگر ملز کے ذمہ رقم کی ادائیگی کے لئے مناسب اقدامات کا مطالبہ ----------	265
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)	
58۔	آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسین دینے کا مطالبہ ----------	266
	اعلان	
59۔	قاعدہ(1)36کے تحت اسمبلی کی اجازت کے بغیر مسلسل چالیس نشستوں سے غیر حاضر رہنے والے معزز ممبران کے بارے ایوان کو مطلع کرنا ----------	269
	بدھ، یکم اپریل2015	
	جلد 13:شمارہ 4	
60۔	ایجنڈا ----------	273
61۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	275
62۔	نعت رسول مقبولﷺ ----------	276
	سوالات (محکمہ جات محنت و انسانی وسائل اور ترقی خواتین)	
63۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------	277
64۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	284
	پوائنٹ آف آرڈر	
65۔	پاکپتن میں زمینداروں کے ٹیوب ویلوں کے ٹرانسفارمر چوری کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	297
66۔	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تجاوزات کی بھرمار ----------	298

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
	مسودہ قانون پنجاب سوشل پروڈکشن اتھارٹی2015کے بارے میں مجلس	67۔
301	قائمہ برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	
	تحاریک التوائے کار	
	پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے زیر انتظام ہونے والے پنجم اور ہشتم	68۔
302	کے سالانہ امتحانات میں متعدد اغلاط اور بد نظمی کا انکشاف ------------	
303	صوبہ میں بھکاریوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ------------	69۔
	پنجاب کے گورنمنٹ کامرس کالجز کے کنٹریکٹ ملازمین	70۔
305	کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی ------------	
306	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال گجرات کے ایم ایس کا سیاسی مداخلت پر تبادلہ ------------	71۔
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
307	قبل از بجٹ بحث (۔۔۔جاری) ------------	72۔
	انڈکس	73۔

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(58)/2015/1207. Dated: 24th March, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 27 March 2015 at 2.00 pm in Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
24th March 2015

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1177. Dated: 30th, January, 2015

Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Sardar Sher Ali Gorchani, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27-مارچ2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم)(روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)(روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) اوور سیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015

ایک وزیر مسودہ قانون فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) پری بجٹ بحث

قبل از بجٹ بحث

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب قائم مقام سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
2۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی ۔150
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	ڈبلیو۔345
4۔	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی۔286

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی *
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (27۔ مارچ 2015 تا 6۔ اپریل 2015) تفویض کیا گیا۔

8

5-	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6-	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7-	جناب بلال لیسین	:	وزیر خوراک
8-	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات* قانون و پارلیمانی امور*
9-	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن*، امور نوجواناں* کھیلیں*، آثار قدیمہ اور سیاحت*
10-	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11-	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
12-	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
13-	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
14-	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
15-	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
16-	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
17-	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
18-	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
19-	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
20-	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13- اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	: امورنوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	: قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	: ترقی خواتین
8۔	محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
9۔	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس وتجارت
10۔	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
11۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
12۔	چودھری محمد اسد اللہ	: خوراک
13۔	نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	: کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15۔	خواجہ عمران نذیر	: صحت
16۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

10

19- رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20- میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21- رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22- محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23- جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24- جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25- رانا بابر حسین	:	خزانہ
26- میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28- جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
29- سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31- سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32- مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33- چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34- میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی گیری
35- چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36- محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37- محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38- محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39- جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/5902 مورخہ 8-دسمبر2014 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

11

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب نوید رسول مرزا

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 27-مارچ2015

(یوم الجمع، 6- جمادی الثانی 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا
مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡهُنَّ‌ۚ
وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ‌ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ
الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِيۡمَانِ‌ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَتُبۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱﴾

سورة الحُجرَات آیت11

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں (11)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب لیا نامِ نبی میں نے دعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے
ہم نے بھی اُسی درِ اقدس پہ جمائی ہے نظر
جس جگہ منگتوں کو ملتا ہے صدا سے پہلے
بے وضُو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خُوب رو لیتا ہوں آقا کی ثناء سے پہلے
دمِ آخر مجھے آقا کی زیارت ہوگی
ایک دِن آئیں گے سرکار قضاء سے پہلے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے پی پی-5
2۔ میاں مرغوب احمد، ایم پی اے پی پی-150
3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے ڈبلیو-345
4۔ قاضی احمد سعید، ایم پی اے پی پی-286

شکریہ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1903 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2752 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دودھ کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2752: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں یومیہ دودھ کی کل کتنی پیداوار ہے ؟

(ب) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں؟

(ج) محکمہ ڈیری ڈویلپمنٹ صوبہ پنجاب میں دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے نیز ان اقدامات سے آگاہی کے لئے کسانوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(د) صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار میں دوسرے صوبوں کے حساب سے کس نمبر پر ہے؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) اکنامک سروے رپورٹ برائے سال 13-2012 کے مطابق صوبہ پنجاب میں یومیہ دودھ کی کل پیداوار 83017 ٹن ہے جبکہ حالیہ اکنامک سروے 14-2013 کے مطابق دودھ کی یومیہ پیداوار 86876 ٹن ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	اضلاع	نمبر شمار	اضلاع
1	قصور	10	گجرات
2	شیخوپورہ	11	منڈی بہاؤالدین
3	اوکاڑہ	12	حافظ آباد
4	پاکپتن	13	جھنگ
5	وہاڑی	14	ساہیوال
6	ٹوبہ ٹیک سنگھ	15	ملتان
7	فیصل آباد	16	خانیوال
8	بہاولنگر	17	چنیوٹ
9	گوجرانوالہ	18	----

(ج) محکمہ لائیوسٹاک صوبہ پنجاب میں دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے جو اقدامات اٹھا رہا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ساہیوال سانڈ بیلوں کے سیمن کے ذریعے ساہیوال گائے کی دودھ پیدا کرنے کی جنیاتی /وراثتی استعداد کو بڑھا کر دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانا۔

2۔ جانوروں کی خوراک پر تجربات کرنااوران کے نتائج ڈیری فارمرز تک پہنچانا۔

3۔ دودھ کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لئے انمول ونڈا کی فراہمی۔

4۔ نسل کشی کے لئے فارمرز کواعلیٰ نسل کے سانڈ بیل مہیا کرنا۔

5۔ صوبہ بھر میں قائم وٹرنری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور تشخیصی لیبارٹریوں کے ذریعے دودھیل و دیگر جانوروں کی بیماریوں کی بروقت تشخیص، علاج اور متعدی بیماریوں کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات لگانے کے ساتھ ساتھ نئے فارمز کے قیام کے لئے کسانوں کو تکنیکی مشورہ جات دینا۔

ان اقدامات سے آگاہی کے لئے کسانوں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:۔

1۔ ریڈیواور ٹیلیویژن کی نشریات کے ذریعے جانورپال حضرات کو مشورہ جات دینا۔

2۔ پرائیویٹ فارموں کے قیام کے لئے صوبہ بھر کے ویٹرنری ہسپتالوں میں تعینات ویٹرنری ڈاکٹرز سرکاری فارمز پر تعینات عملہ اور 16۔کوپر روڈ پر قائم ہیلپ لائن سٹیزن کال سنٹرز کے ذریعے کسانوں کو معلومات مہیا کرنا۔

3۔ فیلڈ ڈیز/ فارمرز ڈیز اور سکول فوکس پروگرام کے ذریعے محکمانہ اقدامات سے کسانوں کا آگاہ کرنا۔

4۔ محکمہ کے کیمونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن ونگ کے ذریعے جانوروں کی بیماریوں حفاظتی ٹیکہ جات اور خوراک ورہائش سے متعلقہ امور پر مشتمل ماہانہ رسالہ ہمارے مویشی اور دیگر پمفلٹس کی اشاعت اور تقسیم۔

(د) صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار میں دوسرے صوبوں کے حساب سے پہلے نمبر پر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دودھ کی جو یومیہ کل مقدار بتائی گئی ہے، کیا اس میں پیکنگ والا دودھ بھی شامل ہے اور جو مقدار بتائی گئی ہے وہ خالص دودھ کی ہے یا ملاوٹ شدہ دودھ کی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ خالص دودھ کی مقدار ہے۔ الحمد للہ وہاں پر خالص خوراک دی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جو ملاوٹ شدہ دودھ بازار میں فروخت ہوتا ہے اس کی مقدار کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میری بہن کا جو سوال دودھ کی پیداوار کے حوالے سے ہے۔ میں ایک بات ایوان میں ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پاکستان کا شمار دنیا میں دودھ کی پیداوار میں اس وقت چوتھے نمبر پر ہوتا ہے جو بہت خوش آئند ہے۔ دودھ کی روزانہ کی پیداوار تو جواب میں محکمہ نے بتا دی ہے۔ یہاں سوال یہ کیا گیا کہ یہ مقدار پیک دودھ، کھلے دودھ یا ملاوٹ شدہ دودھ کی ہے۔ اس پر میں یہ بتاؤں گا کہ حکومت پنجاب اور میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق اس وقت milk adulteration پر campaign جاری و ساری ہے اور روزانہ کی بنیاد پر ملاوٹ شدہ دودھ کو تلف کیا جاتا ہے۔ یہ مقدار خالص کھلے دودھ کی ہے۔ ہم نے تو پیداوار اپنے جانوروں کے حساب سے دیکھنا ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی بندہ خدانخواستہ اس طرح کے مکروہ دھندے میں ملوث ہوتا ہے اور دودھ میں ملاوٹ کرتا ہے تو اس کے لئے گورنمنٹ اور محکمہ اپنا کام کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاؤں گا کہ یہ ongoing process ہے لیکن پچھلے دس پندرہ دن میں مہم کے دوران 25 ہزار لٹر ملاوٹ شدہ ناقص دودھ کو ہم تلف کر چکے ہیں۔ پچھلے سال میں تقریباً ایک لاکھ لٹر ملاوٹ شدہ ناقص دودھ کو تلف کیا گیا تھا۔ ہم نے مکمل طور پر focus کیا ہوا ہے لیکن خاص طور پر جب milk adulteration کی بات آتی ہے تو لاہور کو بہت زیادہ focus کرنا پڑتا ہے کیونکہ لاہور میں consumption بہت زیادہ ہے تو سات جگہوں سے entry/exit ہوتی ہے۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اسے monitor کر رہے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ عوام کو صاف ستھرا اور ملاوٹ سے پاک دودھ مہیا کر سکیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر انہوں نے خالص دودھ کی مقدار بتائی ہے تو پھر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ خالص دودھ میں اگر بیچنے والے ملاوٹ کرتے ہیں تو محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی کرتا ہے؟ کیونکہ پورے پنجاب میں اور خصوصاً لاہور میں جس طرح کا دودھ مل رہا ہے جو بے شمار بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔ وہ دودھ فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ میں اس بات کو ثابت بھی کر سکتی ہوں۔ آپ کسی بھی دکان سے دودھ کا نمونہ لے لیں وہاں انتہائی ناقص اور کیمیکل ملا دودھ ملتا ہے جو تقریباً ہر دکان پر ملتا ہے۔ محکمہ اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہا ہے اور کیا یہ محکمہ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ عوام کو خالص دودھ ملے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا سوال متعلقہ تو نہیں ہے لیکن پھر بھی منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنی بہن کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کہ ہر دکان پر ملاوٹ شدہ اور کیمیکل ملا دودھ ملتا ہے۔ ملاوٹ موجود ہے اس میں کیمیکل یا اس طرح کی چیزیں انتہائی کم ہیں لیکن میں آپ کو search base information دے رہا ہوں کہ پانی ملا دودھ تھا۔ اس کے حوالے سے بھی میں نے بتایا ہے کہ پورے جوش و خروش سے مہم جاری و ساری ہے اور 25 ہزار لٹر ملاوٹ شدہ دودھ کو دس دن میں تلف کرنا بہت بڑی مقدار ہے۔ یہاں لاہور کی بات کی گئی تو میں خود بطور وزیر بھی سات جگہوں کا visit کرتا ہوں اور وہاں محکمہ کے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ اب ایسی بات نہیں ہے کیونکہ محکمہ نے ان چیزوں کو درست کرنے کے لئے focus کیا ہوا ہے تو بہت ساری چیزیں ٹھیک بھی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے بتایا ہے کہ 25 ہزار لٹر دودھ discard کیا ہے۔ انہوں نے اس دودھ کو کیوں discard کیا ہے، اگر اس دودھ کے لیبارٹری ٹیسٹ کئے گئے ہیں تو ان میں سے کیا کیا چیزیں ملی ہیں؟ اگر میں یہ کہوں کہ گوالوں کا آئے دن دودھ as for the sake of efficiency کہ ہم چیک کر رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے؟ ان چیزوں کا یہ جواب دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو campaign چل رہی ہے it is nothing میں یہ عرض کرتا ہوں کہ لوگ دودھ میں بڑے toxic chemicals ڈالتے ہیں۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ دودھ کے کنٹینرز میں toxic materials ڈالے جاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا منسٹر صاحب specifically بتائیں کہ اس لیبارٹری کی یہ رپورٹ ہے یا یہ رپورٹیں ہیں جن کی بنیاد پر ہم نے اس دودھ کو destroy کیا ہے اور اس میں سے یہ یہ چیزیں نکلی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! آپ سوال پڑھ لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے خود کہا ہے کہ ہم نے دودھ destroy کیا ہے اگر کیا ہے تو کس base پر کیا ہے؟ یہ ذرا explain کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بتادیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ اس campaign کی پورا ڈیپارٹمنٹ monitoring کرتا ہے اور میرے روزگار کا سلسلہ بھی دودھ کی buying and selling سے ہے اور تقریباً چالیس سال سے ہم یہ کام کر رہے ہیں لہذا مجھے تھوڑا سا اندازہ ہے۔ میں نے ابھی floor پر کہا ہے کہ کیمیکل کی adulteration اس میں point something نکلی ہے اور میں پھر repeat کر رہا ہوں اس میں پانی کی adulteration نکلی ہے۔ ابھی تو موسم بھی change نہیں ہوا جب جون جولائی میں high temperature ہوتا ہے اس وقت پانی کی adulteration کی جاتی ہے۔ ابھی جو لوگ adulteration کر رہے ہیں اس سے ہمارا ڈیپارٹمنٹ یہی result نکالتا ہے کہ یہ عادی مجرم ہیں اور ان کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! ان کی بات تو سن لیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! میں عرض کر چکا ہوں جب دودھ کو discard کیا ہے تو اس میں adulteration موجود تھی اور انہوں نے پوچھا ہے کہ کون سی لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا ہے۔ لاہور میں جتنی بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ کی laboratories ہیں ان میں یہ check ہوتا ہے اور فوری طور پر ہم کو پتا چل جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں کس چیز کی adulteration تھی؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! میں چوتھی مرتبہ کہہ رہا ہوں اس میں most of adulteration پانی کی تھی۔ جس طرح میری بہن نے ابھی بات کی تھی کہ اس میں کیمیکل کی adulteration تھی۔ میں یہ research based بات کر رہا ہوں کہ ہمیں جو پتا چلتا ہے اس کے مطابق کیمیکل کی adulteration بہت کم ہوتی ہے اس کی percentage بہت کم ہے اس کی ہم zero tolerance کے ساتھ فوری طور پر sealing کر دیتے ہیں اور کوئی بھی ان کی چیز مثال کے طور پر اس کی vehicle کی اگر mobilization ہو رہی ہو یا کسی

دکان پر ہو رہی ہو جو کہ بہت کم ہے تو اس کی straight away sealing ہوتی ہے۔ یہ پانی کی adulteration تھی جس کو ہم نے کنٹرول کر لیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس وقت کہہ چکا تھا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چودھری صاحب سینئر ممبر ہیں ان کو موقع دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے تو موقع نہیں دیا میں ان کو موقع دے رہا ہوں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں منسٹر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو جز (ج) میں انہوں نے تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اس میں نمبر 1 پر وہ فرماتے ہیں کہ ساہیوال سانڈ بیلوں کے سیمن کے ذریعے ساہیوال گائے کی دودھ پیدا کرنے کی جنیاتی / وراثتی استعداد کو بڑھا کر دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانا۔ یہ انہوں نے اپنا پروگرام بتایا ہے چونکہ میں خود کسان ہوں مجھے یہ سمجھ نہیں آیا اس کی ذرا تفصیل منسٹر صاحب بیان فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! یہ ذرا دوبارہ سوال کر دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اس سوال کا جز (ج) ملاحظہ فرمائیں اس میں آپ نے لکھا ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک صوبہ پنجاب دودھ کی یومیہ پیداوار بڑھانے کے لئے جو اقدامات اٹھا رہا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ساہیوال سانڈ بیلوں کے سیمن کے ذریعے ساہیوال گائے کی دودھ پیدا کرنے کی جنیاتی /وراثتی استعداد کو بڑھا کر دودھ کی یومیہ پیداوار کو بڑھانا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آیا اس کی ذرا وضاحت منسٹر صاحب بیان فرمادیں۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں چودھری کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ لائیو سٹاک کے فارم میں جو breed ہے وہ خاص قسم کے علاقوں میں پائی جاتی ہے ان میں یہ capacity ہوتی ہے کہ وہ زیادہ دودھ دیتی ہیں ان کی افزائش کو بڑھانے کے لئے وہاں پر اقدامات کئے جاتے ہیں یہ long term policy ہے یہ نہیں کہ آج ہم سوچیں گے اور آج ہی دودھ کی پیداوار بڑھ جائے گی کیونکہ ہم اگر پنجاب کی بات کریں تو پنجاب پورے پاکستان میں number one milk producing province ہے، یہاں پر لائیو سٹاک فارمرز کی بہت بڑی تعداد ہے۔ جو دور دراز دیہی علاقوں سے آتے ہیں ان کو پتا ہے کہ ہر گھر میں یہ کام ہو رہا ہوتا ہے اور لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کا یہ کام ہے کہ وہ نسل، وہ جانور جو کہ خاص علاقوں میں پائے جاتے ہیں جو کہ زیادہ دودھ دیتے ہیں اس کی زیادہ سے زیادہ افزائش کی جائے اس کے لئے ہم ہر طرح سے facilitate کرتے ہیں اس کی awareness campaign سے لے کر practically ان کی افزائش تک کے لئے ہم کام کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ منسٹر صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ پہلے ہی پانچ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! جہاں آپ نے دو سوال extend کئے ہیں وہاں میرے لئے بھی ایک اور کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ بھی کر لیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جز (الف) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ اکنامک سروے رپورٹ برائے 13-2012 کے مطابق صوبہ پنجاب میں یومیہ پیداوار اتنی ہے جبکہ حالیہ پیداوار کے مطابق دودھ کی یومیہ پیداوار 86ہزار 8سو 76ٹن ہے۔ ابھی قائد محترم کے حکم پر پنجاب میں لائیو سٹاک نے ایک survey campaign کیا ہے۔ انہوں نے لائیو سٹاک کا ایک پورا data اکٹھا کیا ہے تو کیا انہوں نے جو سروے رپورٹ ایوان میں پیش کی ہے یہ اُس database پر کی ہے اور کتنے جانور اس وقت صوبہ پنجاب میں دودھ دے رہے ہیں جس سے انہوں نے یہ اخذ کیا ہے کہ اتنے ٹن پیداوار ہو گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب! یہ 13-2012 کی سروے رپورٹ ہے۔ آپ نے پڑھا نہیں ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! یہ 14-2013 کی سروے رپورٹ ہے۔ یہ 2014 میں سروے ہوا ہے اور اب تو 2015 چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، sorry یہ 14-2013 ہی کی رپورٹ ہے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے جو دو figures لکھ کر دیئے ہیں اس پر تو یہ متفق ہیں ان کی مہربانی ہے۔ میں یہ بتا سکتا ہوں کہ اس وقت پنجاب میں جن جانوروں کی رجسٹریشن ہوئی ہے وہ تقریباً سات، سوا سات کروڑ کے قریب ہیں جن کو ہم نیٹ پر لے کر آئے ہیں۔ اب مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ ان میں سے کتنے جانور ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ animal seasonal ہیں کہ پاکستان میں بہت تھوڑی breed ہے جن کی پورا سال milking ہوتی ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ ان میں gap آتا ہے تو یہ بتانا میرے لئے شاید اس وقت ممکن نہیں ہو گا کہ کتنے جانوروں کی milking کی figure محکمے نے دی ہے۔ مگر میں یہ بتا سکتا ہوں کہ 7 کروڑ 10 لاکھ کے قریب جو جانور ہمارے نیٹ میں ہیں وہ پورے پنجاب میں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2631 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور چڑیا گھر میں لگائے گئے کیمرے و دیگر تفصیلات

*2631: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کے چڑیا گھر میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے کل کتنے کیمرے لگائے گئے نیز یہ کیمرے کس کمپنی سے خریدے گئے؟

(ب) لاہور کے چڑیا گھر میں سکیورٹی نظام کی بہتری کے لئے خریدے گئے کیمروں کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا نیز کس کمپنی نے یہ آفر قبول کی؟

(ج) لاہور کے چڑیا گھر میں کل کتنی مالیت کے کیمرے لگائے گئے نیز ان کیمروں میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہو چکے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) لاہور چڑیا گھر میں سکیورٹی کے لئے کل 32 کیمرے لگائے گئے ہیں یہ کیمرے و دیگر آلات میسرز وائٹل انٹرنیشنل لاہور سے خریدے گئے۔

(ب) کیمروں کی فراہمی اور تنصیب کے لئے روزنامہ "جناح" لاہور مورخہ 2011-04-30 اور روزنامہ "جنگ" مورخہ 2011-05-11 میں اشتہار شائع ہوا۔ میسرز وائٹل انٹرنیشنل نے یہ پیشکش قبول کی۔

(ج) لاہور چڑیا گھر میں۔/40,95,000 روپے مالیت کے کیمرے لگائے گئے تمام کیمرے درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور تاحال کوئی کیمرہ ناکارہ نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو کیمرے خریدے گئے ہیں، پیپرا رولز کے مطابق کسی بھی چیز کی purchasing کے لئے کم از کم کتنے اخبارات میں اشتہار دینا ضروری ہوتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ روزنامہ "جناح" اور "جنگ" میں دیا گیا ہے اور کم از کم دو اخبارات میں اشتہار دینا ضروری ہوتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تو میں نے بھی پڑھ لیا تھا میرا سوال یہ ہے کہ پیپرا رولز کے مطابق کم از کم کتنے اخبارات میں اشتہار دینا ضروری ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے بتا تو دیا ہے کہ کم از کم دو اخبارات میں اشتہار دینا ضروری ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تو انہوں نے دو اخبارات میں اشتہار دیا ہے میں پوچھ رہی ہوں کہ پیپرا رولز کے مطابق کتنے اخبارات میں اشتہار دینا ضروری ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!کم از کم دو اخبارات میں اشتہار دینا ضروری ہے اور دو اخبارات میں ہی دیا گیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں کتنے bidders نے شرکت کی ہے اور یہ جو کمپنی کا نام دیا گیا ہے کیا اس کا lowest rate تھا یا quality base پر اس کمپنی کو کنٹریکٹ دیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!تقریباً تین کمپنیوں نے اس میں حصہ لیا تھا اور سب سے lower bidder یہی Vital International Lahore والے تھے لہذا ان کو یہ ٹینڈر دیا گیا ہے اور انہوں نے یہ کیمرے لگائے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگلا سوال نمبر 2973 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!.On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر:جی،سوال نمبر بولیں۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!سوال نمبر 3353 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور:سوہانزہ پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3353:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر جنگلات،جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

بہاولپور میں لال سوہانرا نیشنل پارک کے لئے کتنا رقبہ ابتدا میں مختص کیا گیا تھا اس وقت اس کا کتنا رقبہ ہے نیز یہ بھی بتائیں کہ پچھلے دس سال میں محکمہ نے یہاں کون کون سی قسم کے کتنے درخت لگائے،اس میں سے کتنے درخت پروان چڑھے اور کتنے ضائع ہو گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کو مختص ہونے والے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	رقبہ		
	ایکڑ	کنال	رقبہ
1972	77480	-	-
1984	50000	-	-
2000	35087	7	7
ٹوٹل	162567	7	7

گزشتہ دس سال میں لگائے جانے والے درختاں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	لگائے گئے درختوں کی تعداد	قسم درختاں	تعداد درختاں جو پروان چڑھے	ضائع ہونے والے درختاں کی تعداد
2004-05	278058	کیکر، سفیدہ	180737	42000 لال سوہانرا نیشنل پارک کا رقبہ ٹبہ جات اور دب پر مشتمل ہے۔ Soil خراب ہونے کی وجہ سے باقی 138737 پودوں کی صحیح بڑھت نہ ہوئی ہے تاہم پودوں کی شرح کامیابی 60 فیصد سے زائد ہے جو کہ درست شرح کامیابی ہے۔
2005-06	-	-	-	
2006-07	80586	کیکر، سفیدہ	56410	18206 لال سوہانرا نیشنل پارک کا رقبہ ٹبہ جات اور دب پر مشتمل ہے۔ Soil خراب ہونے کی وجہ سے باقی 10000 پودوں کی صحیح بڑھت نہ ہوئی ہے تاہم پودوں کی شرح کامیابی 70 فیصد سے زائد ہے جو کہ درست شرح کامیابی ہے۔
2007-08	-	-	-	
2008-09	72600	کیکر، سفیدہ	68970	1630 موقع پر کرائی گئی شجر کاری کی شرح کامیابی 90 فیصد ہے جو کہ درست شرح کامیابی ہے اور کوئی پودا ضائع نہ ہوا ہے نیز باقی پودا جات کی بڑھت رقبہ خراب ہونے کی وجہ سے بہتر نہ ہوئی ہے۔
2009-10	90750	کیکر	86212	3530
2010-11	121242	کیکر، سفیدہ	115180	4062 -do-
2011-12	175692	کیکر، سفیدہ	166907	6785 -do-
2012-13	-	-	-	-
2013-14	158268	شیشم، کیکر، سفیدہ	150355	5913 -do-
ٹوٹل	977196		824771	82126

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ پچھلے دس سال کے دوران کس کس قسم کے درخت لال سوہانرا نیشنل پارک میں لگائے گئے اور پروان چڑھے ہیں؟ اس کے جواب میں 09-2008 تک تو انہوں نے تفصیل فراہم کی ہے۔ 10-2009 سے لے کر 14-2013 تک

کیا وجوہات تھیں جن کی وجہ سے درخت پروان نہیں چڑھ سکے اور کتنے فیصد پودے لگائے گئے، وزیر موصوف10-2009 سے لے کر14-2013 تک کی تفصیل بیان فرمادیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جواب میں سال 2013-14 تک مکمل تفصیل موجود ہے۔ اس میں 85 فیصد درختوں کی grow ہوئی اور وہ بہترین حالت میں ہیں۔ اس جواب میں تقریباً ہر figure دے دی گئی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ 2009-10 سے لے کر 2013-14 تک کی تفصیل ذرا پڑھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جواب پڑھ دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ سال وار تفصیل بتادیں کیونکہ اس میں موجود نہیں ہے۔ اس میں صرف تعداد لکھی ہوئی ہے لیکن وجوہات نہیں لکھی ہوئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا درخت ضائع ہونے کی وجوہات پوچھ رہے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! انہوں نے 2008-09 کا بتایا ہے کہ شجر کاری کی کامیابی 90 فیصد درست ہے لیکن باقی سالوں میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ کتنے فیصد درخت درست پائے گئے ہیں یا موجود ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بتا رہے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس میں مکمل figure موجود ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مجھے figure بتادیں کیونکہ میں پڑھنے سے قاصر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ٹوٹل بتادیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! 8 لاکھ 24 ہزار 771 درخت وہاں پر اس وقت موجود ہیں جو بہترین حالت میں ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس سے پہلے سال وار تفصیل دی گئی ہے لیکن سال 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13 اور 2013-14 کی نہیں بتائی گئی۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!یہ ہر سال کی تھوڑی تھوڑی تفصیل بتادیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:چودھری صاحب!اس میں detail لکھی ہوئی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!کہاں لکھی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر:ٹوٹل 9لاکھ 77ہزار196درخت لگائے گئے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!جواب میں جو تفصیل دی ہوئی ہے وہ 2008-09 تک کی ہے جس میں درختوں کی detail دی ہوئی ہے جبکہ 2009-10 سے آگے تک اس طرح کی کوئی detail نہیں ہے جس حوالے سے میں کہہ رہا تھا کہ منسٹر صاحب بتادیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!کیا 2009-10 کی تفصیل پوچھ رہے ہیں یا ساری پوچھ رہے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ:جناب سپیکر!جس طرح منسٹر صاحب نے 2008-09 کی تفصیل میں بتایا ہے کہ 1630 موقع پر کرائی گئی شجر کاری کی شرح کامیابی 90 فیصد ہے جو کہ درست شرح کامیابی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بتادیں کہ 2009-10, 2010-11, 2011-12, 2012-13 اور 2013-14 میں کیا شرح ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!ویسے تفصیل بتادی ہے لیکن میرے بھائی پوچھنا چاہ رہے ہیں تو میں بتادیتا ہوں کہ 2004-05 میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:منسٹر صاحب!سال 2009-10 کی آپ کے پاس کوئی detail ہے جس طرح آپ نے باقی سالوں کی بتائی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):جناب سپیکر!یہاں پر سال 2009-10 کی detail موجود ہے۔ 2009-10 میں 90 فیصد کامیابی کی شرح ہے بلکہ کیکر اور سفیدہ کے جو درخت لگائے گئے ہیں ان کی تعداد بھی لکھی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ جو درخت خراب ہوئے ہیں وہ کس وجہ سے خراب ہوئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! مختلف بیماریاں جو درختوں اور پودوں کو لگتی ہیں ان کی وجہ سے یہ خراب ہوئے ہیں لیکن الحمدللہ 85 فیصد اس میں کامیابی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: overall 85 فیصد کامیابی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ 85 فیصد کامیابی ہے لیکن جو 15 فیصد کامیابی نہیں ہے جس طرح اس سے پہلے بتایا گیا کہ 90 فیصد درست شرح ہے اور 10 فیصد کی وجوہات دی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ وہ کیوں خراب ہوئے ہیں؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! 15 فیصد خراب ہونے کی جو وجوہات ہیں میں صرف وہ جاننا چاہ رہا ہوں۔ سال 2009 سے لے کر 2014 تک کی تھوڑی سی تفصیل منسٹر صاحب بیان کر دیں۔ اوپر لسٹ میں جو تفصیل ہے وہی بیان کر دیں، وہی فقرہ پڑھ دیں اور اگر وہ کہتے ہیں تو میں ہی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منسٹر صاحب ہی جواب دیتے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں بار بار آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ رقبہ خراب ہونے کی وجہ سے یہ درخت خراب ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ مختلف قسم کی جو بیماریاں لگتی ہیں ان کی وجہ سے بھی خراب ہوئے ہیں لیکن الحمدللہ اس میں 85 فیصد کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2981 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3354 جناب شوکت علی لالیکا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: لائیوسٹاک کے تجرباتی فارم فاضل پور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3172: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لائیوسٹاک تجرباتی فارم فاضل پور ضلع راجن پور کا کل رقبہ کتنا ہے، اس وقت فارم کے پاس کتنا رقبہ ہے اور بقایا رقبہ کس کے پاس ہے اس کا نام بتائیں؟

(ب) اس فارم کی انتظامیہ کے پاس جو رقبہ ہے وہ اس کا کیا استعمال کر رہی ہے؟

(ج) اس فارم میں کتنے اور کون کون سے جانور ہیں؟

(د) اس فارم کا سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کا کل بجٹ مدوار بتائیں؟

(ہ) اس فارم کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(و) اس فارم کی پچھلے تین سالوں کے دوران کب اور کس کس نے انسپکشن کی ہے، ہر دفعہ کیا کیا خامیاں پائی گئیں اور ان پر کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) لائیوسٹاک تجرباتی فارم فاضل پور ضلع راجن پور کا کل رقبہ 3435 ایکڑ ہے اور اس میں سے خود کاشت رقبہ 685 ایکڑ ہے جبکہ پٹہ داروں کے پاس کل رقبہ 1103 ایکڑ ہے۔ بورڈ آف ریونیو نے مختلف سکیموں کے لئے فارم کا 345 ایکڑ 6 کنال اور 16 مرلے رقبہ استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ 476 ایکڑ 6 کنال رقبہ پر 79 ناجائز قابضین ہیں۔

(ب) فارم انتظامیہ کے پاس جو رقبہ ہے وہ جانوروں کے چارہ جات اور دیگر فصلات کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

(ج) اس فارم پر 726 جانور رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گائے	581
بیتل بکری	145

(د) اس فارم کا سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کا کل بجٹ مندرجہ ذیل ہے:

سال	سٹیبلشمنٹ (ملین روپے)	کنٹی جینسی (ملین روپے)	کل بجٹ (ملین روپے)
2011-12	24.178	11.353	35.531
2012-13	23.713	16.285	39.998
2013-14	23.418	16.305	39.723

(ہ) اس فارم پر ملازمین کی کل تعداد 140 ہے۔ جن کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

عہدہ	گریڈ	تعداد	عہدہ	گریڈ	تعداد
آفیسر انچارج	19	1	وہیکل ڈرائیور	4	1
مینجر	18	1	ٹریکٹر ڈرائیور	5	7
لائیوسٹاک آفیسر	18	1	ٹیوب ویل آپریٹر	2	8
کراپ ہسبنڈری آفیسر	17	1	ڈیری جمعدار	2	1
ویٹرنری آفیسر	17	2	کیٹل اٹینڈنٹ	1	14
لائیوسٹاک سپروائزر	11	1	بل اٹینڈنٹ	1	2
اسسٹنٹ	14	1	کارٹ مین	1	4
اکاؤنٹنٹ	10	1	پلومین	1	33
سینئر کلرک	9	2	چوکیدار	1	3
سٹورکیپر	8	1	سائیس	1	1
جونیئر کلرک	7	3	شیفرڈ	1	13
ملک سیل مین	7	1	فاڈر کٹر	1	6
ملک ریکارڈ	7	1	فاڈر چیفر	1	4
ویٹرنری کمپاؤنڈر	9	1	سٹور اٹینڈنٹ	1	1
ویٹرنری اسسٹنٹ	9	4	بلوبوائے	1	1
سٹاک سپروائزر	9	1	سویپر	1	2
فیلڈ اسسٹنٹ	6	3	فارم گارڈ	1	6
مکینک	5	1	نائب قاصد	1	3
بلیک سمتھ	5	1			
الیکٹریشن	5	1			
کارپینٹر	5	1	ٹوٹل		140

(و) پچھلے تین سال کے دوران اعلیٰ حکام یعنی ڈائریکٹر لائیوسٹاک فارمز پنجاب لاہور نے چار دفعہ اور لائیوسٹاک اکانومسٹ نے سات دفعہ انسپکشن کی اور فارم انتظامیہ کو دودھ کی پیداوار بڑھانے، شرح اموات میں کمی، جانوروں کے چارہ کی کمی دور کرنے اور رقم پٹہ کو پٹہ داروں سے وصول کرنے کے احکامات جاری کئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ 1103ایکڑ رقبہ جو پٹہ داروں کے پاس ہے اس کے اوپر سالانہ کتنی آمدنی محکمہ کو آتی ہے؟

(اذانِ عصر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آپ سوال ذراrepeatکر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں جاننا چاہتی تھی کہ 1103ایکڑ رقبہ جو پٹہ داروں کے پاس ہے اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو پٹے کی شکل میں وصول ہوتی ہے یعنی حکومت کے پاس اس کی کیا سالانہ آمدن آتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میری بہن نے جو سوال کیا ہے کہ 1100ایکڑ کے قریب جگہ جو مختلف پٹے داروں کوleaseپر دی ہوئی ہے اس سے کیا آمدنی وصول ہوتی ہے تو وہvaryکرتا ہے کیونکہ اس کی ہم uniformity collection نہیں کرتے۔ فارم میں جو اچھی جگہ ہوتی ہے جہاں پر پانی قریب پہنچ سکتا ہے اس کی کچھ اورamountہوتی ہے اور جو tail پر جگہ ہوتی ہے اس کی amount کچھ اور ہوتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے مجھے اس پر جو figureدی ہے وہ میں ضرور ایوان کو بتا دیتا ہوں کہ ابھی تک جو annually receiveکی گئی ہے وہ 2.536ملین ہے جبکہ 11.7 ملین pending بھی ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ leasing policy 1970 سے چل رہی ہے اور لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ early 1970 میںestablishہوا جبکہ یہ پٹے دار1970 سے پہلے کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ زمین کیvalueتو ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے بڑھی ہے لیکن پہلے ایسے ہی ہوتا تھا کہ گورنمنٹ اگر لائیو سٹاک کا کوئی فارم بنا رہی ہے تو جتنا مرضی کوئی گھوڑا دوڑالے تو اس کی وافر جگہ ہوتی تھی۔ چونکہ اب اس کی بہت زیادہvalueبڑھ گئی ہے تو اس حوالے سے گورنمنٹ کے پاس اس کیpoliciesہیں۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے گا تو میں بتا دوں گا کہ کیاpoliciesہیں جو ہمintroduceکروائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ ہر زمین کا ایک مارکیٹ ریٹ ہوتا ہے۔ میں نے specific جس تجرباتی فارم کی بات کی ہے اس کی جو قیمت حکومت وصول کر رہی ہے کیا وہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہے، یہ میرا سوال تھا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے سوال کچھ اور پوچھا تھا لیکن یہ ان کا دوسرا سوال ہے مگر میں bound ہوں کہ ان کو جواب بتاؤں۔ میں نے کہا ہے کہ مارکیٹ ریٹ fluctuate ہوتا ہے۔ وہاں پر جو لوگ lease پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ 1970 سے پہلے کے بیٹھے ہوئے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ نے ان کو inherit کیا ہے۔ وہ لوگ پہلے سے بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ ڈیپارٹمنٹ اس کے بعد establish ہوا ہے۔ ہم اس پالیسی کو revise کرنے کی کوشش ضرور کریں گے جیسے میں نے پہلے کہا ہے کہ گورنمنٹ کے پاس اس سے ہٹ کر کچھ policies موجود ہیں جن کو ہم انشاء اللہ جلد ہی introduce کروانے جا رہے ہیں بہر حال ابھی ان سے جو پیسے لئے جا رہے ہیں وہ آج کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق نہیں ہیں کیونکہ آج جو مارکیٹ ریٹ ہے وہ vary کرتا ہے کہ جہاں پر یہ فارم ہے اور جہاں پر وہ lease holder بیٹھا ہوا ہے، شاید وہاں پر آج بھی اتنا مارکیٹ ریٹ نہ ہو۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) سے متعلق میرا ضمنی سوال ہے کہ مجھے جواب میں 3435 ایکڑ رقبہ کے فارم کی تفصیل دی گئی ہے اگر میں اس کو جمع بھی کر لوں تو میرے پاس جواب 2610 ایکڑ رقبہ آ رہا ہے جس کو حکومت نے 3435 ایکڑ بیان فرمایا ہے تو اس کا فرق تقریباً 800 ایکڑ رقبہ نکل رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ فارم ہاؤس میرے حلقہ میں ہی ہے جہاں پر بلڈنگز بھی بنی ہوئی ہیں اور جانوروں کو ٹھہرانے کی جگہ بھی occupy ہے اور میں ہی اس کا جواب آپ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا ہے تو انہیں جواب دینا چاہئے تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب میں ہی فرق نکال لیں ناں۔ آپ یہاں پر simple جمع اور تفریق کر لیں اور میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتی۔ مجھے جواب دیا گیا ہے کہ 3435 ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے اور اس کی تفصیل نیچے دی گئی ہے لیکن جب میں نے اس تفصیل کو plus کیا تو وہ 2610 آرہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل رقبے کی بات کی گئی ہے تو ضلع راجن پور کا کل رقبہ 3435 ایکڑ ہے۔ یہاں پر کاشت کا ذکر نہیں ہے، اس میں بلڈنگز بھی ہیں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب مجھے کل رقبے کا جواب دیا جا رہا ہے تو جواب میں جو mention کیا گیا ہے کہ فلاں فلاں رقبہ کی یہ، یہ، یہ تفصیل ہے۔ آپ آگے جواب میں پڑھ لیں کہ 345 ایکڑ 6 کنال 16 مرلے استعمال کیا ہے تو باقی 800 ایکڑ رقبہ کہاں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! باقی 800 ایکڑ رقبہ کہاں ہے، فارم کا رقبہ 235 ایکڑ ہے اور جو زیر کاشت ہے وہ 2610 ہے تو باقی 800 ایکڑ رقبہ کدھر ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! کل رقبہ 3435 ایکڑ ہے جو کہ موجود ہے اور اس کی انہوں نے جو ڈویژن کی ہے تو اس میں اگر figure work میں فرق آرہا ہے تو یہ ذمہ داری ہے اور میں انہیں exact figure بتا دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! 800 ایکڑ رقبے کی تفصیل اگر محکمہ کے پاس نہیں ہے تو یہ قابل غور بات ہے اور جیسے میں نے پہلا سوال کیا تھا اور اسی طرح یہ سوال بھی آجاتا ہے کہ یہ حکومت پاکستان کی ملکیت ہے یا حکومت پنجاب کی ملکیت ہے؟ جب حکومت کی ملکیت ہے تو حکومت پنجاب کو خود ہی نہیں پتا کہ یہ جو 800 ایکڑ زمین ہے اس پر کس کا قبضہ ہے اگر ناجائز قابضین ہیں تو بھی حکومت کو پتا ہونا چاہئے کہ ان سے ہم نے قبضہ کیسے واگزار کروانا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ تو محکمہ نے تحریری اعتراف کیا اور میں بھی تھوڑا سا پڑھ دیتا ہوں۔ یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کے علاوہ بھی بہت ساری جگہوں پر ناجائز قابضین ہیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ خود اعتراف کر رہا ہے جیسے پورے پاکستان کے مختلف ڈیپارٹمنٹس کو لوگ جیسے مال مفت سمجھتے ہیں اس طرح اس ڈیپارٹمنٹ میں بھی ایسا ہے مگر ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے جو figure لکھ کر آپ کے پاس یہاں بھیجے ہیں کہ 3435 ایکڑ رقبہ پورا نہیں ہے تو ایسی

بات نہیں ہے بلکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ figure میں اوپر نیچے ضرور ہو گیا ہو گا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس کے علاوہ اس فارم پر کچن گارڈننگ کی ایک سکیم بھی لاؤنچ ہوئی ہے، یہاں اس فارم کی زمین پر ہاؤسنگ سکیم بنی ہے اور یہ آپ کا علاقہ ہے جسے آپ خود سمجھتے ہیں۔ میں نے یہاں پر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دانش سکول بھی ادھر ہی بنا ہوا ہے۔

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! دانش سکول بھی اسی جگہ پر بنا ہوا ہے اور بھی بہت سے infrastructure road projects بنا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ 3435 ایکڑ رقبہ ادھر ادھر ہوا ہے بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ اس سوال میں ڈویژن میں اگر کوئی فرق آیا ہے تو یہ ہماری ذمہ داری ہے اور میں اس چیز کو تسلیم کر رہا ہوں لیکن اس کا مطلب قطعی یہ نہیں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی جگہ کسی اور کو دے دی ہے۔ ہم تو یہاں تک تسلیم کر رہے ہیں کہ ناجائز قابضین جو غیر قانونی possession holders ہیں وہ وہاں پر موجود ہیں اور ہم اس کا بھی اعتراف کر رہے ہیں تو اس میں ڈیپارٹمنٹ کوئی چیز چھپا نہیں رہا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال بھی جز (الف) سے متعلق ہے کہ 685 ایکڑ رقبہ فارم کی انتظامیہ کے زیر استعمال ہے جو تفصیل دی گئی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ زیر کاشت 685 ایکڑ رقبہ ہے تو باقی رقبے پر انتظامیہ کاشت کاری کیوں نہیں کرتی، صرف 685 ایکڑ کے اوپر کاشت کاری کر رہی ہے اور باقی کو ویسے ہی چھوڑا ہوا ہے تو اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا آسان نہیں ہے، ہمارا تو دل چاہتا ہے کہ اگر 3435 ایکڑ رقبہ ہے تو وہ سارے کا سارا کاشت ہو اور پورے رقبے پر فصلیں کاشت ہوں مگر اس طرح ممکن نہیں ہے۔ یہ میرے اور میری بہن سے بہتر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ٹیلے ہیں اور بارانی علاقہ ہے جہاں پر پانی نہیں ہے اور وہ بالکل جنگل نما علاقہ ہے تو وہاں پر جتنا ممکن ہوتا ہے اتنا رقبہ ہی کاشت کاری کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ اگر مجھ سے ایوان میں حکومت کی پالیسی کے بارے اور سوال سے متعلقہ ہو پوچھا جائے گا تو میں ضرور عرض کروں گا کہ ہمارے پاس کیا پالیسی ہے جو remaining

part ہے کہ یہ جو685ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے اور اس کے علاوہ رقبے کے لئے حکومت کیا سوچ رہی ہے، ہمارے پاس plan ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر3363 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: ذخیرہ ڈل وریام سے متعلقہ تفصیلات

*3363: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن، ذخیرہ ڈل وریام کا کل رقبہ کتنا ہے اور یہ جنگل کب لگایا گیا تھا؟

(ب) اس جنگل کی اب صورتحال کیا ہے۔ آیا اس میں پرانے درخت فروخت کر کے نئے درخت لگائے گئے ہیں، اگر نہیں تو کیا حکومت نئے پودے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) پاکپتن میں کوئی تفریحی مقام نہ ہے کیا حکومت اس جنگل کو میں چڑیا گھر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ذخیرہ ڈل وریام کا کل رقبہ 1575ایکڑ ہے اور یہ جنگل مالی سال30-1929 سے لے کر مالی سال39-1938 کے دوران لگایا گیا تھا۔

(ب) 14۔اگست2001 کو ضلعی حکومت کے قیام کے بعد ذخیرہ ڈل وریام ضلعی حکومت پاکپتن شریف کو ٹرانسفر ہوا۔ ضلعی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ وسائل کے مطابق ذخیرہ کی حالت تسلی بخش ہے اور ضلعی محکمہ جنگلات سے ذخیرہ کی بہتری کے لئے کوشاں ہے۔ مالی سال39-1938 کے بعد پلانٹیشن کے پرانے درخت محکمہ کے طریق کار کے مطابق متعدد بار کاٹے اور فروخت کئے گئے ہیں جبکہ نئے درخت لگائے گئے ہیں اور اب بھی جنگل میں

شیشم کے پرانے خشک و سبز اور نئے درخت جیسا کہ توت، سمبل و سفیدہ کے بھی پرانے و نئے درخت موجود ہیں گزشتہ پانچ سال کے دوران پرانے درخت فروخت نہ کئے گئے ہیں البتہ کم کثافت والے رقبہ جات پر گزشتہ پانچ سال کے دوران 210 ایکڑ رقبہ پر شیشم کے نئے پودے لگائے گئے ہیں اور امسال بھی نور پور ڈسٹری جو کہ ششماہی نہر ہے میں 15-اپریل کے بعد پانی کی آمد کے ساتھ 30 ایکڑ رقبہ پر شیشم کے نئے پودے لگانے کا منصوبہ ہے تاکہ اس ذخیرہ کو گھنے جنگل میں تبدیل کیا جا سکے۔

(ج) یہ درست ہے کہ پاکپتن میں کوئی تفریحی مقام نہ ہے لیکن ذخیرہ ڈل وریام میں چڑیا گھر بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اگر گورنمنٹ وسائل فراہم کرے تو تخمینہ برائے چڑیا گھر مرتب کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ اس جنگل کی اب کیا صورتحال ہے تو بتایا گیا ہے کہ یہ 2001 میں ضلعی حکومت کو ٹرانسفر ہوا لیکن اس کی جو صورتحال وہ بتا رہے ہیں کہ 39-1938 میں پودے اور درخت لگائے گئے تھے تو 77 سال بعد اس کی موجودہ صورتحال نہیں بتا رہے بلکہ انہوں نے کم کثافت والے رقبہ جات کا بتایا ہے تو اس کی definition کیا ہے اور 1938 کے بعد جو درخت اور جنگل کاٹا گیا لیکن لگایا نہیں گیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! جو بھی درخت کاٹے گئے ہیں اور جو رقبہ وہاں پر باقی ہے اس پر درخت لگائے گئے ہیں جن کی تفصیل موجود ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں 210 ایکڑ رقبہ پر شیشم کے نئے پودے لگائے گئے ہیں اور ابھی بھی اس وقت وہاں 30 ایکڑ پر شجرکاری ہو رہی ہے۔ جتنا پانی وہاں پر درکار ہوتا ہے اس حوالے سے وہاں پر شجرکاری ہوتی ہے اور الحمدللہ ہمارا یہ بڑا زبردست جنگل ہے جو کہ آباد ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ کم کثافت والے تو یہ کیا ہوتے ہیں اور باقی 210 ایکڑ اور 30 ایکڑ کا تو انہوں نے ذکر کر دیا لیکن کل 1575 ایکڑ رقبہ ہے کیونکہ میرے حلقے کے ساتھ adjacent ہے اور ہمارا ساتھ ساتھ حلقہ ہے تو 1575 ایکڑ رقبے کو یہ discuss کر رہے ہیں

210اور30ایکڑیعنی240ایکڑ، تو باقی کا کیا حال ہے اور کم کثافت سے ان کی کیا مراد ہے اور باقی جنگل میں کیا پوری کثافت ہے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ 50فیصد رقبے پر کم کثافت ہے اور 210ایکڑ اور 30ایکڑ رقبے پر شجر کاری شروع ہے جبکہ اگلے پانچ سالوں میں آہستہ آہستہ تمام رقبہ انشاء اللہ fill کریں گے۔ 575ایکڑ کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں تو انشاء اللہ 575ایکڑ رقبے پر ہی شجر کاری ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ 1575ایکڑ ہے 575نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ 1575ایکڑ رقبہ ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں انہیں یہی بتا رہا ہوں کہ اس وقت یہ ضلعی حکومت کے پاس ہے اور جس طرح اس کا بجٹ آتا ہے تو اسی طریقے سے وہاں پر شجر کاری ہو رہی ہے۔ میں یہی بتا رہا ہوں کہ 30ایکڑ پر اس وقت شجر کاری ہو رہی ہے اور ہم آنے والے وقت میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بجٹ رکھ کر سارے رقبے پر شجر کاری کریں گے اور یہ آباد ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی مہربانی کیجئے گا اور آپ دیکھیں کہ 1930 میں 1575ایکڑ رقبہ پر یہ جنگل لگا، ان کے اپنے جواب میں ہے اور آج 80 سے 90 سال ہو گئے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ 210ایکڑ اور 30ایکڑ یعنی 240ایکڑ رقبہ پر ابھی تک شجر کاری کی ہے تو یہ کرنے کیا جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا رہے ہیں کہ انشاء اللہ آنے والے دنوں میں ہم 1575ایکڑ رقبے پر کاشت۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اسی سال میں 1575ایکڑ رقبے کو پورا کر دیں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ 1575ایکڑ رقبہ اسی سال میں پورا ہو جائے گا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ آنے والے next years میں ہو گا اور ان کے علم میں یہ بات ہے کیونکہ یہ وہاں کے رہائشی ہیں تو وہاں پر پانی کی بھی

ضرورت ہے اور بجٹ کی بھی ضرورت ہے اور جب اگلے سال میں بجٹ رکھا جائے گا تو انشاء اللہ اس رقبے کو آباد کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! وہ عزم کر رہے ہیں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ لگا دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چلیں جی، ہم عزم پر تو زندہ ہیں اور انہوں نے عزم کا کہا ہے۔ اس سوال کے جز (ج) میں انہوں نے admit کیا ہے کہ پاک پتن میں کوئی تفریحی مقام نہ ہے چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ چڑیا گھر وہاں پر بنایا جا سکتا ہے تو کیا یہ اس سال میں propose کریں گے کہ وہاں پر چڑیا گھر بنا دیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے feasibility report بنوا رہے ہیں اور ضلعی حکومت کے پاس اس کے فنڈز بھی ہیں اور ہم چاہ رہے ہیں کہ آنے والے مالی سال میں اس پر بجٹ رکھا جائے اور چڑیا گھر بنایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ کوشش کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! specific بتا دیں اگر یہ چاہت کر رہے ہیں تو کب تک ان کی چاہت پوری ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کوشش کر رہے ہیں شکریہ۔ جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3173 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بھکر: لائیو سٹاک تجرباتی فارم کلور کوٹ کے بارے میں تفصیلات

*3173: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لائیو سٹاک تجرباتی فارم کلور کوٹ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر کا کل رقبہ کتنا ہے اور یہ رقبہ کس کس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ب) اس فارم پر کون کون سے جانور رکھے ہوئے ہیں،اس فارم پر اس وقت کتنے جانور ہیں؟

(ج) اس فارم سے سال2010، 2011، 2012اور2013 میں کتنی دفعہ جانور کی نیلامی ہوئی ہے اور ہر دفعہ کتنے اور کون کون سے جانور فروخت کئے گئے ہیں؟

(د) رقبہ اور جانور کس کس کی نگرانی میں فروخت کئے گئے ہیں؟

(ہ) اس فارم کا سال11-2010، 12-2011اور13-2012کا سالانہ بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(و) اس فارم پر تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) لائیوسٹاک تجرباتی فارم کلورکوٹ کا کل رقبہ3649ایکڑ ایک کنال اور10مرلے پر مشتمل ہے جس میں سے1490ایکڑ3کنال اور13مرلے خود کاشت ہے۔89ایکڑ رقبہ پر عمارتیں اور سڑکیں ہیں۔بقیہ2069ایکڑ5کنال اور17مرلے پٹہ داران کے پاس ہے۔خود کاشت رقبہ پر جانوروں کے لئے چارہ جات کاشت کئے جاتے ہیں۔

(ب) فارم پر ساہیوال کی گائیں اور تھلی نسل کی بھیڑیں رکھی گئی ہیں اس وقت فارم پر594گائیں اور603بھیڑیں ہیں۔

(ج) جانوروں کی نیلامی کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ساہیوال گائیں	تھلی بھیڑیں
2010-11	38	121
2011-12	-	-
2012-13	39	62
کل میزان	77	183

(د) رقبہ فروخت کرنے کا اختیار محکمہ کے پاس ہے اور نہ ہی کوئی رقبہ فروخت کیا گیا ہے۔درج بالا جانور فارم انچارج کی نگرانی میں متعلقہ کمیٹی جس میں محکمہ کا نمائندہ اور دسٹرکٹ لائیوسٹاک آفیسر بھکر شامل تھے ان کی نگرانی میں جانور فروخت کئے گئے۔

(ہ) مدوار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تنخواہیں	دیگر اخراجات	کل رقم
2010-11	2,24,85,000	1,43,69,000	3,85,13,000
2011-12	2,72,87,000	1,90,99,000	4,77,42,000
2012-13	3,11,41,500	2,08,24,500	5,31,78,000

(و) اس فارم پر تعینات ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 2059 ایکڑ 5 کنال 17 مرلے پٹہ داران کے پاس زمین ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ ٹوٹل رقبہ کا دو حصے سے زیادہ بنتا ہے جو اُن کو پٹے پر دی ہوئی ہے اس کے کیا مقاصد ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! جو پہلے سوال تھا یہ بالکل اُس سے relevant ہے میں اُس میں بڑی تفصیل سے بتا چکا ہوں یہ جو ہمارے لائیو سٹاک کے فارم بنتے ہیں یہ جن ادوار میں بنے ہیں اُس وقت جتنا بھی ایریا covered کیا جائے وہ کم ہوتا تھا یہ اُسی وقت کئے گئے اور پچھلا جو فارم تھا اُس کی زمین تقریباً 3500 ایکڑ کے قریب تھی یہ اُس سے بھی 200 ایکڑ بڑا فارم ہے تو اس میں جو ہم نے جگہ lease out کی ہوتی ہے یہ اُسی وقت کے جو پٹہ داران ہیں اُسی وقت سے ہمارے ساتھ چل رہے ہیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بات ہوتی ہے ڈویلپمنٹ کی یا ان چیزوں کو improve کرنے کی تو یہ ساری کی ساری چیزیں source سے related ہوتی ہیں تو گورنمنٹ نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ وہ ان کے ساتھ بات کر کے فارم کا ایسا ایریا جو آباد نہیں ہے یا جہاں پر آپ کوئی ڈویلپمنٹ نہیں کر سکے یا کوئی فصل کاشت نہیں کر سکے، ہمارے پراجیکٹ پائپ لائن میں ہیں جس میں ہم چاہتے ہیں کہ جو کوئی foreign investor آئے تو اُن کو پانچ پانچ سو ایکڑ یا پانچ پانچ ہزار ایکڑ جگہ ہم ان لوگوں کو دیں اور وہ وہاں پر اگر اپنی improvement کرنے کے لئے خواہ وہ پانی پر اپنی investment کریں یا کوئی فارم بنانے کی شکل میں investment کریں یا اپنی چراگاہ یا شکار گاہ کو بنانے کے لئے investment کریں ہمارے پاس اس طرح کی planning موجود ہے کہ ہم اس چیز سے نکل کر آگے بڑھیں کیونکہ گورنمنٹ کی limited capacity ہے تو ہم دوسرے ممالک کے لوگوں کو offer کر رہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انتہائی افسوس کے ساتھ میں یہ بات یہاں کرنا چاہوں گی میں کرنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ میرا خیال تھا کہ میرا سوال جمع کروانے کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب جو ہے وہ اگر دیکھا جائے تو سب سے بڑا صوبہ ہے زراعت کے حوالے سے اور اگر پاکستان کے حساب سے دیکھیں تو یہ صوبہ

پاکستان کی اکانومی میں زراعت کے ذریعے contribute کرتا ہے اور مجھے انتہائی افسوس ہے اس چیز کا کہ اس سب سے بڑے صوبہ میں تیس سال سے ایک جماعت کی حکمرانی ہے اور منسٹر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ ضمنی سوال کریں یہ کیا بات کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! relevant question ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ کہاں سے relevant question ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر !منسٹر صاحب نے کہا مجھ سے پالیسی statement لے لیں میں پالیسی بیان کروں گا۔ ہم اُس پالیسی کا اچار ڈالیں جو تیس سال سے آپ کی حکومت چل رہی ہے ایک صوبہ کے اندر اور وہاں آپ بے بس اور لاچار ہیں۔آپ دوسرے ملکوں سے تعاون مانگ رہے ہیں آپ خود کچھ بھی نہیں کرتے،آپ نے لوگوں کو lease پر زمین دے دی، صوبے کی زمین کو لاوارث کر دیا، ہم اُن لوگوں کو ہٹا نہیں سکتے جنہوں نے ناجائز قبضہ کیا ہے ،حکومت بے بس ہے تو ہم آپ کی policy statement کو کیا کریں اس میں صوبے کے لوگوں کا کیا قصور ہے؟ان لوگوں کو lease پر دیں جن کا حق ہے lease کو عام کریں، پبلک کریں اس کا حکومت کو مکمل اختیار ہے حکومت جو چاہے کر سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!آپ اپنے لوگوں کو کیوں نہیں دیتے باہر کے لوگوں کیوں بلا رہے ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے کہوں گا کہ وہ اتنا افسوس نہ کریں کوئی ایسی افسوسناک بات نہیں ہے ہم تو دعاؤں کے ساتھ یہ ٹائم لے کر آرہے ہیں اگر انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے سوال کیوں جمع کروایا تھا تو میری بھی ذمہ داری ہے کہ میں بتاؤں کہ یہ جو اس طرح کے لائیو سٹاک کے فارم ہیں یہ فارم کسی صورت بھی earning کے لئے establish نہیں ہوتے۔ان کا ایک main purpose یہ ہے کہ جو اعلیٰ قسم کے افزائش کے جانور ہیں اُن کی نسل کشی کے لئے فارم استعمال ہوتے ہیں یہاں سے کسی صورت میں بھی آپ نے earning نہیں لینا ہوتی۔

جناب سپیکر!دوسرا اگر ہم باہر سے لوگوں کو لے کر آرہے ہیں تو اُس میں ہمارا main purpose یہ ہے کہ لائیو سٹاک کو بڑھاوا ملے، وہ یہاں پر آکر investment کریں۔investment in a shape کہ وہ پانی وہاں پر لے کر آئیں وہاں پر اس طرح کا ماحول بنے کہ جانور زیادہ سے زیادہ

افزائش کر سکیں۔ وہاں پر چراگاہیں establish ہو سکیں اور گورنمنٹ کے پاس جب اپنے sources نہیں ہوتے تو اپنے دوست ممالک کو investment کے لئے invite کرتے ہیں تو ہم اُن کو دے کیا رہے ہیں ؟ ہم تو اُن سے investment مانگ رہے ہیں ابھی یہ ساری چیزیں تو ہوئی نہیں اور کون سی گورنمنٹ اس طرح نہیں کرتی ؟ یہاں پر ہمیں سوال جواب میں رہنا چاہئے کہ یہاں پر ہم نے politics کرنی ہے یہ تو سیدھے سیدھے سوال ہیں کہ ایک فارم ہے اُس پر میں نے آپ کو بتایا ہے کون سی اس میں غلط بات بتائی ہے کہ ناجائز قابضین موجود ہیں۔ پاکستان کا کوئی ایک ڈیپارٹمنٹ بتائیں جہاں پر ناجائز قابضین موجود نہیں ہیں ؟ یہ تو ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہے ہم اس کو پوری کوشش کے ساتھ خالی کروا رہے ہیں، انہیں پیچھے دھکیل رہے ہیں اور ان کو back foot کر رہے ہیں۔ یہ کوئی ایک ڈیپارٹمنٹ کا نام تو لیں جہاں پر گورنمنٹ کی پراپرٹی پر مال مفت سمجھ کر لوگ قبضہ نہیں کرتے، دور دراز کے علاقوں میں جب جنگل کی شکل ہو اور لوگ کون ہیں لوگ ہم میں سے ہی ہیں معاشرے میں ہر جگہ پر negative لوگ تو موجود ہوتے ہیں تو اس میں کون سی بری بات ہے، کون سی ایسی افسوس والی بات ڈیپارٹمنٹ نے بتا دی ہے جس پر میری بہن کو اتنا افسوس ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ ہم مال مفت دل بے رحم سمجھ کر اعلان کر دیتے ہیں کہ جو جو experimental livestock farms ہیں سب پر سارے لوگ قابض ہو جائیں اور لوگ آرام سے موجیں کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ قبضہ بھی چھڑوا رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! گورنمنٹ کس کام کے لئے ہوتی ہے گورنمنٹ کے پاس جو پاور ہوتی ہے وہ عام آدمی کے پاس نہیں ہوتی ۔ بات یہاں تک تو ٹھیک کہ experimental livestock farms اُسی حد تک رہیں اور جو منسٹر صاحب نے آگے detailed بات کی ہے میرے حساب سے یہ نامناسب بات ہے یہ بات منسٹر صاحب کو نہیں کرنی چاہئے تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے دوست ممالک کو investment کے لئے invite کیا ہے تو کیا ابھی پالیسی ہے یا کسی کو ایسا فارم دے دیا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس میں ایک چیز جو میں نے یہاں پر کہی ہے یہاں پر ایوان میں سچ شیئر کرنا کون سی برائی ہے میں تو یہ چیز کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر اس طرح کا کلچر موجود ہے کہ گورنمنٹ کی پراپرٹی کو لوگ مال مفت دل بے رحم سمجھ کر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہم ان لوگوں کو discourage کر رہے ہیں اور ان کو اُٹھا کر پھینک رہے ہیں۔ ریکارڈ نکالیں اس میں، میں نے کون سی غلط بات کی ہے جس پر میرے دوست کو اعتراض ہے میں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بات سنیں انہوں نے کہا ہے کہ ابھی تک کسی دوست ممالک کو یہ فارم allot کر دیئے گئے ہیں یا ابھی پالیسی ہے اس کا جواب دے دیں۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! اس میں کسی کو فارمز allot نہیں کئے گئے، میں نے گزارش کی ہے یہ اتنا وسیع رقبہ ہے کہ اس میں ہمارے پاس یہ ایک idea ہے کہ اگر ہم پانچ پانچ ہزار ایکڑ کی جو جگہ ہیں اُس کو establish کرنے کے لئے اُس کی ڈویلپمنٹ کرنے کے لئے اگر کسی کو یہاں پر invite کریں تو اُس میں کوئی حرج نہیں ہے ہم اس طرح کا سوچ رہے ہیں ابھی تک کسی کو فارم الاٹ نہیں کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ابھی پالیسی بنا رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے علم میں آیا ہے کہ خضر آباد لائیو سٹاک فارم کو انہوں نے ایک management company کے حوالے کیا تو کیا منسٹر صاحب بتا سکتے ہیں اسی مقصد کے لئے دیا گیا ہے جو یہ بیان کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسٰین): جناب سپیکر! میں عرض کر چکا ہوں کہ ابھی تک کسی کمپنی یا کسی ملک کو ہم نے فارم نہیں دیا ہماری پالیسی کا حصہ ہے اس کی recommendation ہوں گی اُس کے بعد۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرے علم میں تو یہی ہے لائیو سٹاک خضر آباد فارم سرگودھا میں ہے وہ دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! منسٹر صاحب کے پاس اس کی details موجود نہیں ہیں یہ اس سوال سے related نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ایوان میں کہہ رہے ہیں نہیں دیا گیا اگر میں ثابت کر دوں کہ فارم دے دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے دوسرے ملک کا کہا ہے کہ کسی دوسرے ملک کو نہیں دیا گیا

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہی جواب مانگ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! یہ اس سوال سے متعلق نہیں ہے مہربانی تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3503 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چھانگا مانگا: جنگل کی خوبصورتی زائل، درخت کاٹ کر چٹیل میدان کی تفصیلات

*3503: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چھانگا مانگا پنجاب کا سب سے بڑا جنگل ہے، اس وقت یہ جنگل چٹیل میدان بن چکا ہے، اس کی ساری خوبصورتی زائل ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ حکومت کے دور میں بڑی بے رحمی سے چھوٹے بڑے تمام درخت کاٹ کر فروخت کر دیئے گئے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت افسران مذکوران ڈی ایف او اور رینج فارسٹ آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) چھانگا مانگا جنگل 12510 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ نقصان جنگل کے بارے میں عرض ہے کہ جنگل چھانگا مانگا کا CMIT کی رپورٹ کے مطابق 1407 ایکڑ رقبہ فیل تھا۔ جس میں ذمہ دار 57 ملوث ملازمین / افسران کے خلاف تادیبی کارروائی بحوالہ حکومت پنجاب محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کے آرڈر آف انکوائری نمبر SO(E-I)4-82/2012 مورخہ 01۔04۔13 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے۔ مزید برآں محکمہ نے اسے rehabilitate کرنے کا پانچ سالہ پروگرام بنایا ہے۔

(ب) سال 2008۔09 سے 2012۔13 تک لکڑی / درختوں کی قانونی طور پر فروختگی سے محکمہ کو جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدنی
2008۔09	53517503/۔ روپے
2009۔10	47064167/۔ روپے
2010۔11	28196407/۔ روپے
2011۔12	23890438/۔ روپے
2012۔13	8933742/۔ روپے

ٹوٹل: -/161602257 روپے رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی درخت / لکڑی چوری میں ملوث پائے جانے والے ملازمین کے مطابق جو کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ریکوری	نوکری سے برخاستگی
2008۔09	1986644/۔	--
2009۔10	15211040/۔	13
2010۔11	48987620/۔	2
2011۔12	15177651/۔	2
2012۔13	27016288/۔	33

(ج) نقصان جنگل کے الزام میں 57 ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی بحوالہ حکومت پنجاب محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کے آرڈر آف انکوائری نمبر-SO(E-I)4-82/2012 مورخہ 01۔04۔2013 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے جن میں تمام

ذمہ داران افسران وملازمین شامل ہیں۔اس کے علاوہ دونائب مہتمم جنگلات (SDFO) کو نوکری سے برخاست کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا منسٹر جنگلات سے یہ سوال ہے کہ چھانگا مانگا کے جنگل میں انہوں نے چھوٹے بڑے تمام پیڑ کٹوا دیئے ہیں کیونکہ اگر پیڑوں کو جڑوں سے نہ اُکھاڑا جاتا تو آج ہرا بھرا جنگل دوسال کے اندر اندر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا تھا لیکن تمام پیڑ جڑوں سے اُکھاڑ کر سارے جنگل کو ویران کر دیا گیا، کیا منسٹر صاحب اس پر comments کریں گے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! پالیسی کے مطابق وہاں سے درخت کاٹا جاتا ہے جس درخت کی عمر پوری ہو جاتی ہے اور وہ درخت سوکھ جاتا ہے تو اُس کی کٹائی کر کے اُس کی نیلامی کی جاتی ہے تو ابھی الحمد للہ حکومت پنجاب نے چھانگا مانگا میں پانچ سال کے لئے درخت کاٹنے پر پابندی لگا دی ہے اور ہم اس پر پوری توجہ پر دے رہے ہیں کہ دوبارہ ہم چھانگا مانگا کو آباد کریں اور وہاں پر اس طرح ہریالی ہو جس طرح کہ سابقہ دور میں تھی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے disagree کرتا ہوں لال سوہانرا بہاولپور کا جنگل آپ دیکھیں وہاں ایک ایک درخت کو پکڑنے کے لئے تین تین آدمی جپھا ڈالیں تو تب بھی پورا نہیں آتا وہاں ایسی ضرورت پیش نہیں آئی ان کے ہاں ایسی ضرورت کیسے پیش آگئی کہ انہوں نے ہرے بھرے چھوٹے پیڑ بھی کٹوا دیئے اور بڑے پیڑ بھی جڑوں سے کٹوا دیئے اس لئے اُس جنگل کو اب ہرا بھرا کرنے کے لئے دس سال تک بھی لگے رہیں گے تو اُس کو پورا نہیں کر سکیں گے کیونکہ اس وقت چھانگا مانگا کے جنگل میں انہوں نے سفیدے کے چند پیڑ لگائے ہیں اس کے علاوہ دور دور تک چٹیل میدان پڑا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! صوبے میں ہرے درخت کاٹنے پر ویسے بھی پابندی ہے تو جو درخت اپنی عمر پوری کر چکا ہوتا ہے اسی کو کاٹا جاتا ہے اور وہی درخت کاٹے گئے ہیں۔ ہم نے اسی وجہ سے اگلے پانچ سال تک کے لئے پابندی لگائی ہے کہ چھانگا مانگا سے کوئی درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ ہم اس کے لئے کثیر بجٹ رکھ رہے ہیں تاکہ اس کو دوبارہ آباد کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ چھوٹے درخت بھی کاٹے گئے ہیں، کیا کاٹے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! اس میں کوئی چھوٹا درخت نہیں کاٹا گیا بلکہ جو درخت اپنی عمر پوری کر چکا تھا اسے ہی کاٹا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے اگلا سوال یہ ہے کہ اس وقت چھانگا مانگا کے جنگل میں بے شمار گاؤں آباد ہیں اور وہاں پر مویشیوں کے لئے ایسی چراگاہیں بنی ہوئی ہیں جیسے وہ سرکاری جگہ پر ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ وہاں جتنے بھی گاؤں آباد ہیں وہ محکمہ جنگلات والوں کی مرضی سے آباد ہیں اور وہ انہی کے رشتہ دار ہیں اس لئے ان کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے گزارش کروں گا کہ وہاں پر اس وقت چراگاہ پر مکمل پابندی لگا دی گئی ہے۔ وہاں پر جو پرانے قابضین بیٹھے ہیں ان کے پاس 1625 جانور ہیں اور ان کو بھی ان کے shed میں چارہ دیا جا رہا ہے اس وقت چرائی پر مکمل پابندی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم مکمل توجہ دے رہے ہیں اور آنے والے وقت میں یہ دیکھیں گے کہ ہم چھانگا مانگا کو مکمل آباد کریں گے اور ایک خوبصورت جنگل بنائیں گے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اپنے سوال کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے اس میں کوئی انکوائری کی ہے۔ وہ رپورٹ منسٹر صاحب ایوان میں put کریں وہ کہاں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کون سی رپورٹ؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے ایک انکوائری کی ہے اس میں کسی کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا صرف آمدن، نشستن، گفتن، برخواستن ہوا ہے اور وہ رپورٹ دبا دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ رپورٹ دبائی نہیں گئی بلکہ یہ انکوائری مظفر محمود صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو نے کی ہے۔ یہ انکوائری مکمل ہو کر چیف منسٹر صاحب کے پاس پہنچ چکی ہے کچھ دنوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس پر احکامات جاری کریں گے۔ اس پر فیصلہ ہو گا، ہمیں مطمئن کریں گے اور جنہوں نے کرپشن کی تھی ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چھانگا مانگا جنگل کا رقبہ 12 ہزار ایکڑ ہے۔ اگر بہت ہی کم پیسے لگائے جائیں تو میرے حلقے میں پٹہ ریٹ 40 ہزار روپے فی ایکڑ ہے اور اس حساب سے سالانہ 48 کروڑ روپے بنتا ہے۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ جس طریقے سے اس کی آمدنی دکھائی جا رہی ہے کیا یہ درست ہے؟ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ میرے حلقے میں قیمت 40 ہزار روپے فی ایکڑ ہے میں خود الحمدللہ زمیندار ہوں اور چھانگا مانگا میری زمین کے ساتھ لگتا ہے۔ کہیں پر بھی قیمت 40 ہزار روپے فی ایکڑ سے کم نہیں ہے۔ ان کی آمدنی دیکھ لیں وہاں پر 12 ہزار ایکڑ رقبہ ہے اس حساب سے سیدھا سیدھا سالانہ 48 کروڑ روپے بنتا ہے۔ اگر 48 کروڑ نہ آئے تو 30 کروڑ روپے آجائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ recovery کا کہہ رہے ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! ہم نے recovery کے figures دیئے ہیں۔ جس طرح شیخ صاحب کہہ رہے ہیں یقیناً وہ صحیح کہہ رہے ہوں گے لیکن ہم گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق جو درخت اپنی عمر پوری کر چکے ہوتے ہیں اسے کاٹتے ہیں اور اُسی سے آمدن ہوتی ہے۔ ہم نے یہاں پر آمدنی کی پوری detail دے دی ہے جو تقریباً 16 کروڑ 16 لاکھ روپے بنتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا یہ مجھے 12 ہزار ایکڑ رقبہ 25 کروڑ روپے میں ٹھیکے پر دیتے ہیں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کتنا بڑا فرق ہے؟ یہ سات سال میں 16 کروڑ روپے لے رہے ہیں اور میں ان کو ایک سال میں 25 کروڑ روپے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! جس دن auction ہو پھر آپ اس میں حصہ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! auction ہوتا ہی نہیں، یہی تو بات ہے کہ auction نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! وہاں پر الحمدللہ auction ہوتا ہے اور پالیسی کے مطابق وہاں پر auction ہوتا ہے۔ جو ہم نے figures دیئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جب next auction ہو تو آپ اپنے سٹاف آفیسر کے ذمہ لگائیں کہ وہ شیخ صاحب کو فون کر کے بتائے تاکہ شیخ صاحب اس میں حصہ لے سکیں اس طرح ڈیپارٹمنٹ کو فائدہ ہو جائے گا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! یہ تو شیخ صاحب کا اپنا حلقہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ نہیں ہے بلکہ منسٹر صاحب لکڑی کی آمدنی بتا رہے ہیں اور میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر بے شمار رقبہ ایسا ہے جہاں پر بالکل جنگل ہے۔ میرے بھائی قریشی صاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں وہاں پر صرف ان جانوروں کا سارا کنٹرول ہے جن کا نام لینے سے وضو خراب ہو جاتا ہے۔ باقی رہ گئی دوسری بات تو وہ میں نے ذمہ داری سے on the floor of the House عرض کی ہے کہ میں 25 کروڑ روپے میں یہ جنگل لینے کو تیار ہوں۔ میں پوری گارنٹی دوں گا اور پیسے بھی ایڈوانس دوں گا، یہ آئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ شیخ صاحب کو onboard لیجئے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب! ویسے اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال نہایت اہم اور بڑا relevant ہے۔ منسٹر صاحب نے تو یہ فرما دیا کہ پانچ سال کے لئے وزیراعلیٰ صاحب نے پابندی لگا دی ہے کہ نئے سبز درخت نہیں کاٹے جائیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے تو اب پابندی لگائی ہے لیکن سابقہ ادوار میں صرف چھانگا مانگا ہی نہیں بلکہ پنجاب کے تمام جنگلات صاف ہو چکے ہیں وہ کس کی اجازت سے کاٹے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کی عمر پوری ہو گئی تھی اس لئے کاٹے گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! عمر پوری نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ غلط جواب دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اگر یہ غلط جواب ہو تو اس پر آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں۔

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خالد سعید صاحب!

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر! جو بات قابل غور ہے وہ میں ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جو 09-2008 میں آمدن ہوئی وہ 5 کروڑ 35 لاکھ 17 ہزار روپے تھی اور 13-2012 میں یہ آمدنی 89 لاکھ 33 ہزار 742 روپے ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت پاکستان بنا تھا اس وقت 14.somthing جنگلات تھے اب سروے رپورٹ کے مطابق 2.something سے بھی کم ہو گئے۔ جہاں جنگلات کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑی improvement کر رہے ہیں تو درخت تو ہم لگاتے ہیں لیکن ان کے تحفظات کیا ہوتے ہیں، ان کی حفاظت کیا ہوتی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کریں، بات کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو facts and figures دیئے گئے ہیں یہ پنجاب کے جنگلات کی تباہی اور بربادی ہو رہی ہے کیونکہ آمدنی کم ہو رہی ہے۔ اگر ساڑھے چار کروڑ روپے سالانہ آمدنی جنگلات سے کم ہو رہی ہو تو یہ ہمارے لئے قابل غور اور قابل فکر بات ہے۔ ہم ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب! آپ سوال کر لیں مجھے آگے بھی چلنا ہے آپ کا سوال کیا ہے؟ منسٹر صاحب ساری بات سن رہے ہیں مجھے اندازہ ہے آپ جو بات کہنا چاہ رہے ہیں کہ یہ آمدنی کم ہوئی ہے۔

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر! یہ آمدنی کم ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ جو درختوں کی کٹائی کے بارے میں بات ہوئی ہے تو انر جی میں کمی آنے کی وجہ سے وہ درخت بھی کاٹے جا رہے ہیں جن کی عمریں تھوڑی ہیں اور بات کی جاتی ہے کہ جن درختوں کی مدت پوری ہو گئی ہے صرف وہ کاٹے جاتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب تین دفعہ اس بات کو repeat کر چکے ہیں۔ منسٹر صاحب! بتائیں یہ درخت کیوں کاٹے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! درخت تب کاٹا جاتا ہے جب درخت کی عمر پوری ہو جاتی ہے اس کے علاوہ کسی کے پاس درخت کاٹنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ انہیں درختوں کو نیلام کر کے محکمے کا سارا سسٹم چلاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

حاجی خالد سعید: جناب سپیکر! میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ ہر روز 40 سے 45 ٹرالیاں کچے درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ میرے کہنا کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت قانون پر عمل کیا جائے اور درختوں کی کٹائی کو روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں بالکل آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ محکمے کو اس بارے سوچنا چاہئے اور ان کو اپنی پالیسی میں تھوڑی سی تبدیلی کرنی ہو گی۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 4007 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*4007: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں، ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور عملہ کی تعداد کیا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) حلقہ پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ویٹرنری ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) حلقہ پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ویٹرنری ہسپتالوں کے لئے سال 2011-12 سال 2012-13 میں جانوروں کے لئے ادویات کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) ان ہسپتالوں میں سال 2012-13 کے دوران کتنے جانور علاج کے لئے لائے گئے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی-86 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پانچ ویٹرنری ہسپتال اور ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہے۔ان اداروں میں کل سات ویٹرنری ڈاکٹر ہیں۔اس کے علاوہ بارہ ویٹرنری اسسٹنٹس، 04اے آئی ٹیکنیشن اور 13افراد درجہ چہارم کی اسامیوں پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-86 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ویٹرنری ہسپتالوں میں کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک ضلع ہے اور حکومت مخصوص حلقوں کی بجائے پورے ضلع کے لئے فنڈ فراہم کرتی ہے سال 12-2011اور 13-2012 میں جانوروں کی ادویات کے لئے درج ذیل فنڈز فراہم کئے لیکن ضلعی گونمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے یہ فنڈ جاری نہ کئے جس کی وجہ سے سال 12-2011اور 13-2012کے کئے کسی قسم کی ادویات نہیں خریدی جا سکیں۔ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011-12	50,00,000روپے
2012-13	41,50,000روپے

(د) ان اداروں میں سال 13-2012 کے دوران 27,625 جانور علاج معالجہ کے لئے لائے گئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ حلقہ پی پی-86ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پانچ ویٹرنری ہسپتال اور ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں واقع ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر موصوف!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! کیا یہ جواب possible ہے کہ میں ان کو گلی اور مکان نمبر بتاتا پھروں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ محلے کا نہیں ہے، ظاہر ہے کہ ایک ہسپتال کہیں بنا ہے اس پر محکمے کی کروڑوں روپے لاگت آئی ہو گی، ہر ایک پر ماہانہ کوئی دس بیس لاکھ روپے خرچ ہو رہے ہوں گے اور اس کا کوئی ایڈریس ہو گا۔ یہ کوئی لاہور کی گلیاں نہیں ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب! اس میں fresh question دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس حلقے میں جو ہسپتال بتائے گئے ہیں میں انہی کا پوچھ رہا ہوں اور میں کہیں باہر سے نہیں پوچھ رہا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے کہ یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں ان کو written detail لے کر دے دوں گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پر fresh question آ جائے۔ اگر یہ fresh question نہیں بھی دیتے تو میں ان کو written detail بھی دے دوں گا کہ یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ویٹرنری ہسپتال اور ویٹرنری ڈسپنسری دو الگ الگ چیزیں ہیں جس طرح ہیومن ڈسپنسری اور ہیومن ہسپتال ہے بالکل اسی طرح ڈسپنسری میں ان کو simply vaccination دی جاتی ہے اور اگر ان میں کوئی disease ہے تو ان کی نسل کشی کے بارے میں ان کو detail دی جاتی ہیں لیکن ہسپتال میں treatment بھی کی جاتی ہے مگر ابھی جو ہم نے پالیسی میں ٹرن لیا ہے وہ یہ ہے کیونکہ انسان تو کسی بھی وہیکل پر بیٹھ کر ہسپتال تک جا سکتا ہے لیکن جانوروں کا ویٹرنری ہسپتال تک جانا مشکل ہوتا ہے، اس میں کوئی bed نہیں لگے ہوتے وہ تو just ایک open place ہوتی ہے اور وہاں پر ہی examine کیا جاتا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے اس وقت اس پر focus کیا ہے اور ہمیں اس کے لئے فنڈز مل رہے ہیں۔ ہم پانچ ہزار کے قریب موٹر سائیکل خرید رہے ہیں اور تقریباً 381 ویٹرنری ڈاکٹروں کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کروایا ہے اور ان کے پاس موبائل ڈسپنسری اور موبائل ویٹرنری ہسپتالوں کی facilities ہوں گی کیونکہ جب جانور کی proper vaccination ہو جائے تو ضروری

نہیں ہے کہ ہم جانور کے بیمار ہونے کا انتظار کریں اور اس کے بیمار ہونے سے پہلے اس کا علاج کیوں نہ کیا جائے تو ہم نے اس کے لئے vaccination کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہے کہ پورے پنجاب میں جانوروں کی 100 فیصد کے قریب vaccination ہوئی ہے جو کہ میں نے آپ کو بھی figures بتائے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو اس کا credit جاتا ہے کیونکہ میرے مشاہدے میں بھی یہ بات آئی ہے اور راجن پور جیسے دور دراز علاقوں میں بھی یہ vaccination کا عمل بڑی speed سے جارہا ہے۔ آپ کا ڈیپارٹمنٹ بہت اچھا کام کر رہا ہے اور میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس میں سیکرٹری لائیوسٹاک اور ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائز کی بڑی محنت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ بہر حال میں اس سے آگے بڑھتا ہوں کہ جو جانور علاج کے لئے لائے جاتے ہیں تو انہیں کیا وہاں ادویات کی سہولیات بھی دی جاتی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کس قسم کی سہولیات؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو جانور علاج کے لئے لائے جاتے ہیں تو کیا محکمہ ان کو ادویات فراہم کرتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محکمہ ان کو ادویات فراہم کرتا ہے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! بالکل میں نے عرض کیا ہے کہ اگر آپ ڈسپنسری جائیں گے تو اس کو درجہ بدرجہ کم facilities ملیں گی اور اگر آپ ہسپتال میں جائیں گے تو جانوروں کو یقیناً vaccination کے ساتھ کوئی medicine require ہوگی تو وہ بھی ملے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ج) میں محکمہ یہ بتاتا ہے کہ 12-2011 میں ادویات کے لئے 50 لاکھ روپے رکھے گئے اور 13-2012 میں 41 لاکھ 50 ہزار روپے رکھے گئے اور یہ ادویات خریدی نہیں گئیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو یہ ادویات دیتے ہیں کیا یہ داتا دربار سے آتی ہیں کیونکہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ادویات دے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب امجد علی جاوید صاحب! آپ کیسی بات کرتے ہیں اور یہ بات کوئی کرنے والی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جب یہ ادویات خریدی نہیں گئیں تو یہ ادویات کہاں سے دی جارہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہوگی کہ ایوان کے کوئی آداب ہوتے ہیں اور یہ مناسب نہیں کہ وہ taunt کریں۔ اگر taunt کرنا ہے تو میں بھی اس کا جواب taunt میں دے سکتا ہوں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ ادویات کہاں سے آرہی ہیں؟ یہ مناسب چیز نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ اس پر جواب دیں۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! میں نے اس میں گزارش کی ہے کہ بہت ساری medicine ایسی ہیں جو ڈیپارٹمنٹ خود اپنے طور پر اس کی تیاری کرتا ہے۔ Medicine means vaccinations۔ بہت ساری ایسی ہیں جو ڈیپارٹمنٹ نے اپنے طور پر تیار کی ہیں اور centrally ان چیزوں کو دیکھا جاتا ہے مگر ہر ڈسٹرکٹ میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا اپنا کوٹا ہوتا ہے، ان کو فنڈز allocate ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ central department کے پاس central حیثیت میں بھی vaccination تیار ہوتی ہے۔ یہاں پر اس کیس میں ایسا ہی ہوا ہوگا اور لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر اپنے طور پر vaccination shift کی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈسکہ: گوئیند کے / ٹھکر کے تک سڑک پر شجرکاری کا مسئلہ

*1903: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

تحصیل ڈسکہ گوئیند کے سے غالب کے / ٹھکر کے تک محکمہ جنگلات سڑک کے دونوں اطراف سایہ دار درخت لگوا سکتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

اس سڑک کے کنارے درختاں کا انتظام ضلعی حکومت محکمہ جنگلات کے پاس ہے ضلعی آفیسر محکمہ جنگلات نے آگاہ کیا ہے کہ اس سڑک پر صرف دو ایونیو میل پر پودے لگائے جا سکتے ہیں۔ ضلعی حکومت اس سڑک پر اگلے سال دوران فروری اور مارچ میں تقریباً ایک ہزار پودہ جات لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کی طرف سے رجسٹرڈ کئے گئے فارموں کی تفصیلات

*2973: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی نے اب تک جانوروں کے کتنے فارم رجسٹرڈ کئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) لائیوسٹاک فارم رجسٹرڈ کرانے کا طریقہ کیا ہے؟

(ج) کیا پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی جانوروں کا مفت علاج بھی کرتی ہے؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی نے اب تک جانوروں کے 3025 فارمز رجسٹرڈ کئے ہیں۔ جن کی سکیم وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی قومی اخباروں میں اشتہار کے ذریعے جانور پال کسانوں کو پروگرام کے بارے میں آگاہ کرتی ہے۔ بعدازاں کٹا بچاؤ سکیم میں کم از کم 10 جانور اور زیادہ سے زیادہ 100 جانور جبکہ فربہ پروگرام میں کم از کم 10 جانور اور زیادہ سے زیادہ 200 جانور رکھنے اور جانوروں کے لئے مناسب جگہ کا انتظام ہونے پر فارم رجسٹرڈ کرتی ہے۔

(ج) پیمکو جانوروں کو مفت ٹیگنگ، ویکسینیشن اور جانور پال کسانوں کو مفت فنی راہنمائی و مالی معاونت کرتی ہے۔

لاہور: پنجاب لائیوسٹاک ڈیری اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2981: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے لاہور میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے، اس بورڈ کے چیئرمین کا نام کیا ہے؟

(ب) پنجاب لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اس کے کون کون سے منصوبے اس وقت شروع ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس بورڈ کے زیر اہتمام سرگودھا خضر آباد کا لائیوسٹاک فارم کام کر رہا ہے نیز اس فارم پر گزشتہ پانچ سال میں کیا ترقیاتی کام ہوئے ہیں؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے لاہور میں ملازمین کی تعداد اکیس ہے بورڈ کے پہلے چیئرمین وزیر اعلیٰ پنجاب تھے جبکہ موجودہ چیئرمین سید یاور علی ہیں۔

(ب) پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ جانوروں کی نسل کو بہتر کرنے کے لئے کسانوں میں جانوروں کے لئے آگاہی اور پاکستان میں سائیلج متعارف کروانے کے لئے قائم کیا گیا۔ اس وقت بورڈ کے تحت درج ذیل چار منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

1۔ مصنوعی نسل کشی

2۔ بیلڈ سائیلج کی تیاری اور کسانوں میں سائیلج کے بارے میں آگاہی مہم

3۔ سیمن پروڈکشن یونٹ

4۔ خضر آباد فارم کی ڈیویلپمنٹ

(ج) یہ درست ہے کہ پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے زیر انتظام خضر آباد سرگودھا کا لائیو سٹاک فارم کام کر رہا ہے اس بورڈ کے پاس خضر آباد فارم کا کنٹرول فروری2012 سے ہے۔ جولائی2008 سے جنوری2012 تک مذکورہ فارم پر کوئی ترقیاتی سکیم حکومت کی طرف سے زیر عمل نہ تھی تاہم فروری2012 کے بعد اس فارم پر جدید مشینوں سے آراستہ ایک سیمن پروڈکشن یونٹ زیر تعمیر ہے۔ جس کی بلڈنگ کا تقریباً 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ ترقیاتی منصوبہ بہت جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

ضلع بہاولنگر: محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3354: جناب شوکت علی لالیکا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بہاولنگر میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے اور کتنے رقبہ پر جنگلات لگایا گیا ہے اور اس پر جنگل کی پوزیشن کیا ہے اور اس کے لگانے پر کل اخراجات کتنے آئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

ضلع بہاولنگر میں دودھلاں جنگل ایک قدرتی جنگل ہے جس کا رقبہ 10714 ایکڑ ہے اس کے علاوہ رانا بھاناں 12300 ایکڑ رقبہ ہے جو کہ چولستان /desert ایریا ہے۔

نام جنگل	کل رقبہ	جتنے رقبہ پر پلانٹنگ ہے	خالی
دودھلاں	10714ایکڑ	6845ایکڑ	3869ایکڑ
رانا بھاناں	12300ایکڑ	----	چولستانDesert Areaاس رقبہ میں کوئی درخت نہ ہے۔

اس کے علاوہ ضلع بہاولنگر میں1304 میل انہار اور342 میل سڑکات پر جنگلات مشتمل ہیں جوکہ شیشم، کیکر، سفیدہ، بیری اور نیم وغیرہ پر مشتمل ہے۔

- دودھلاں جنگل میں6845ایکڑ رقبہ پر جنڈ بیری، کیکری وغیرہ کے درخت موجود ہیں چونکہ یہ قدرتی جنگل ہے اور نہری پانی نہ ہے اس جنگل کا انحصار بارشوں پر ہے۔
- رانا بھاناں چولستان صحرائی ایریا ہے اس میں کوئی درخت نہ ہے صرف چند جھاڑیاں ہیں۔
- 1304میل انہار کے کناروں پر جنگلات موجود ہے جس میں خشک گرے پڑے درختوں کی نیلامی کی جاتی ہے۔
- 342میل سڑکات پر جنگلات مشتمل ہے جس میں خشک گرے پڑے درختوں کی نیلامی کی جاتی ہے۔
- چونکہ دودھلاں ایک قدرتی جنگل ہے جس میں نہری پانی نہ ہے جنگل کا انحصار بارشوں پر ہے بارشوں کے دنوں میں جب دریائے گھاگرہ کا پانی سیلاب کی صورت میں جنگل میں داخل ہوتا ہے تو پانی کم ہونے پر اس میں بیج کا چھٹہ دے دیا جاتا ہے اس طرح اس جنگل میں6845ایکڑ پر درخت موجود ہیں باقی رقبہ خالی پڑا ہے۔
- ضلع بہاولنگر میں انہار / سڑکات پر10۔2009تا13۔2012تک جو شجر کاری کروائی گئی ہے ان پر خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- سال10۔2009 میں ضلع بہاولنگر میں انہار پر 530 ایو نیو میل پر شجر کاری کروائی گئی ہے جس پر 9798000/۔روپے خرچ آئے۔
- سال11۔2010میں شجر کاری کے لئے کوئی بجٹ الاٹ نہ ہوا تھا۔
- سال12۔2011میں200ایو نیو میل مختلف انہار پر شجر کاری کروائی گئی جس پر 7734000/۔روپے خرچ ہوئے۔اور اس کی دیکھ بھال پر 4800000/۔روپے خرچ ہوئے۔
- سال13۔2012میں انہار پر128ایو نیو میل شجر کاری کروائی گئی جس پر 3200000/۔روپے خرچ آئے نیز اس کے علاوہ سڑکات پر50ایو نیو میل شجر کاری کروائی گئی جس پر 3586000/۔روپے خرچ آئے۔ جو شجر کاری کروائی گئی ہے وہ کامیاب ہے پودوں کی حفاظت اور نگہداشت و دیکھ بھال کے علاوہ چرائی سے بچانے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔
- سال14۔2013میں انہار پر شجر کاری کے لئے 1651000/۔روپے کا بجٹ الاٹ ہوا جس سے انہار پر شجر کاری کروائی جارہی ہے۔

ریسرچ سنٹر / ٹریننگ سنٹر پیتھالوجی لیب سے متعلقہ تفصیلات

*3905: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کے زیر اہتمام کتنے Research Centre, Training Centre, Pathology Lab کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ٹریننگ سنٹرز میں کن کن لوگوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس ٹریننگ کی نوعیت اور دورانیہ کیا ہوتا ہے؟

(ج) ریسرچ سنٹر کب سے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مچھلی کی کچھ اقسام ناپید ہو چکی ہیں اور وہ خاتمے کے بالکل قریب ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ رہو مچھلی کا رنگ گولڈن ہوتا ہے لیکن مارکیٹ میں اکثر سیاہ کالے رنگ کی رہو مچھلی فروخت ہوتی ہے،اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریاؤں، نہروں، آبی ذخیرہ اور جھیلوں کی مچھلی میں کمی واقع ہوئی ہے، وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ ماہی پروری صوبہ پنجاب کے زیر انتظام ریسرچ اور ٹریننگ کے لئے ایک ہی ادارہ فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے نام سے کام کر رہا ہے جو کہ مناواں لاہور میں واقع ہے اس کے علاوہ شمالی اور جنوبی پنجاب دو ٹریننگ سب سنٹرز راولپنڈی اور بہاولپور میں کام کر رہے ہیں۔

مچھلیوں کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج کے لئے محکمہ ماہی پروری کے زیر اہتمام ایک لیب فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مناواں لاہور جبکہ اس کے علاوہ چھ عدد مزید لیبارٹریز فش سیڈ ہیچری چھناواں ضلع گوجرانوالہ ، فش سیڈ ہیچری راولپنڈی فش سیڈ ہیچری میاں چنوں، فش سیڈ ہیچری فیصل آباد، فش ہیچری بہاولپور اور فش سیڈ نرسری یونٹ مظفر گڑھ کام کر رہی ہیں۔

(ب) فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں سرکاری افسران واہلکاران کے علاوہ فش فارمرز / خواتین کو بھی ٹریننگ دی جاتی ہے علاوہ ازیں دوسرے صوبوں سے آنے والے سرکاری اہلکاران بھی ٹریننگ حاصل کرتے ہیں مختلف ٹریننگ کورسز کا دورانیہ مختلف ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام کورس	دورانیہ
فش فارمرز اور اہلکاران کے لئے ریفریشر کورسز	سہ روزہ اور ہفت روزہ
خواتین کے لئے تربیتی کورس (زیباشی مچھلیوں کی افزائش)	سہ روزہ
پری پروموشن کورسز (محکمہ کے اہلکاران کے لئے)	ڈیڑھ ماہ سے 6 ماہ
پری سروس کورس (محکمہ کے اہلکاران کے لئے)	ایک سے دو ماہ

(ج) فشریز ریسرچ سنٹر 1968 میں چھناواں ضلع گوجرانوالہ میں قائم کیا گیا جو 1983 میں لاہور منتقل ہو گیا بعد میں فشریز ریسرچ سنٹر اور ٹریننگ سنٹر دونوں کو یکجا کر کے 1986 میں فشریز ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کا نام دے دیا گیا جو کہ مناواں لاہور میں کام کر رہا ہے۔

(د) شمالی پنجاب کے علاقہ کی مہاشیر مچھلی ناپیدگی کے خطرے سے دوچار ہونے کی وجہ سے انٹرنیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر (IUCN) کی ریڈ لسٹ میں شامل تھی جس کی مصنوعی نسل کشی میں کامیابی حاصل کی گئی اور اس کے لئے ضلع اٹک میں گھڑیالہ کے مقام پر الگ فش ہیچری قائم کی گئی جس میں ہر سال وافر مقدار میں بچہ مچھلی پیدا کر کے دریاؤں میں چھوڑا جا رہا ہے اس کے علاوہ چشمہ بیراج پر بائیوڈائیورسٹی ہیچری قائم کی گئی جہاں پر وہ مچھلیاں جو کہ ماضی میں چشمہ جھیل میں کثیر تعداد میں پائی جاتی تھیں اور ان میں سے بیشتر اقسام ناپیدگی کے خطرے سے دوچار تھیں ان کا پونگ مصنوعی نسل کشی سے حاصل کرنے کے بعد اس جھیل میں چھوڑا جا رہا ہے تاکہ ان کی نسل کو معدوم ہونے سے بچایا جا سکے۔

(ہ) عام طور پر اس مچھلی کا رنگ پشت پر سرخی مائل بھورا اور اطراف میں روپہلا ہوتا ہے اور ہر چانے پر ایک سرخ رنگ کا نشان ہوتا ہے۔ تاہم مچھلی کی رنگت کا انحصار پانی کے رنگ و حواس پر بھی منحصر ہے۔

(و) محکمہ ماہی پروری کی جانب سے قابل کاشت مچھلیوں کی اقسام کی مصنوعی نسل کشی کر کے ان کا بچہ مچھلی ہر سال دریاؤں، نہروں، آبی ذخیروں اور جھیلوں میں چھوڑا جاتا ہے جس سے خشک سالی اور آبی آلودگی سے ہونے والی ممکنہ کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

*4013: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں شام یا رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں کوئی چوکیدار نہ ہے؟

(د)حکومت مذکورہ مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے تمام ویٹرنری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں میں ایمرجنسی علاج معالجہ کی سہولت 24 گھنٹے موجود ہے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں!

(د)

1۔ ہر ہسپتال میں ویٹرنری آفیسر، ویٹرنری اسسٹنٹ اور اے آئی ٹیکنیشن کا موبائل فون نمبر بورڈ پر درج ہے جس پر لائیو سٹاک فارمرزان سے ایمرجنسی میں رابطہ کر سکتے ہیں۔اسی طرح محکمہ کی ویب سائٹ اور ہیلپ لائن/سٹیزن کال سنٹر سے بھی رابطہ کر کے مطلوبہ سہولت لی جا سکتی ہے۔

2۔ محکمہ لائیو سٹاک پنجاب کی طرف سے ماڈل ہسپتال بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔جیسے ہی یہ تجویز عمل میں آئے گی تو مطلوبہ سہولت بھی عوام الناس کو فراہم کر دی جائے گی۔

3۔ حکومت پنجاب کی طرف سے سکیل نمبر 01تا15 کی اسامیوں کی بھرتی پر پابندی ہے جیسے ہی حکومت پابندی اٹھائے گی قانون کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کر لیا جائے گا۔

ضلع لیہ: محکمہ جنگلات میں لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3997: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لیہ میں سال 2007تا2010 محکمہ جنگلات میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ کے کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لیہ میں سال 2007-10 میں درج مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد مقدمات	مالیت
2007-08	27	2197310
2008-09	51	3558260
2009-10	52	5013780
کل مقدمات	130	1,07,69,350/-

(ب) محکمہ جنگلات لیہ نے لکڑی چوری میں ملوث اہلکاران کے خلاف درج ذیل کارروائی عمل میں لائی ہے۔ 17 ملازمین کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے۔ جن میں 04 فاریسٹر، 13 فاریسٹ گارڈ شامل ہیں اس کے علاوہ 212 ملازمین کو مبلغ -/12,48,14,585 روپے کی ریکوری ڈالی گئی ہے جس میں سے اب تک -/8,28,938 روپے کی ریکوری وصول کی جاچکی ہے۔

گجرات: لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ویٹرنری ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*4431: میاں طارق محمود: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے ہسپتالوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں جانوروں کی سرجری کرنے کی سہولت میسر ہے تو کس ہسپتال میں؟

(د) اس ضلع کے کس کس ہسپتال میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع کے تمام ہسپتالوں کی مسنگ فسلیٹیز پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے ہسپتالوں کی تعداد 17 ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	سول ویٹرنری ہسپتال لالہ موسیٰ	2۔	سول ویٹرنری ہسپتال گجرات
3۔	سول ویٹرنری ہسپتال جلال پور جٹاں	4۔	سول ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ
5۔	سول ویٹرنری ہسپتال کوٹلہ	6۔	سول ویٹرنری ہسپتال کنجاہ
7۔	سول ویٹرنری ہسپتال دولت نگر	8۔	سول ویٹرنری ہسپتال عالم گڑھ
9۔	سول ویٹرنری ہسپتال جوڑہ کرنانہ	10۔	سول ویٹرنری ہسپتال کھاریاں
11۔	سول ویٹرنری ہسپتال سرائے عالمگیر	12۔	سول ویٹرنری ہسپتال شادیوال
13۔	سول ویٹرنری ہسپتال اجنالہ	14۔	سول ویٹرنری ہسپتال منگوال
15۔	سول ویٹرنری ہسپتال ٹانڈہ	16۔	سول ویٹرنری ہسپتال کڑیانوالہ
17۔	سول ویٹرنری ہسپتال منگلیہ	۔	

(ب) ان ہسپتالوں میں جانوروں کے علاج معالجہ حفاظتی ٹیکہ جات، مصنوعی نسل کشی اور مویشی پال حضرات کو جانوروں سے متعلق مفت مشورہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) تمام مذکورہ ہسپتالوں میں آپریشن تھیٹر کی عدم دستیابی کی وجہ سے بڑے آپریشن کرنا ناممکن ہے تاہم چھوٹے آپریشن کرنے کی سہولت موجود ہے۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں مسنگ فسلیٹیز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال لالہ موسیٰ کی عمارت نہ ہے اور محکمہ لائیوسٹاک کا عملہ ٹاؤن کمیٹی کی عمارت میں کام کر رہا ہے۔

2۔ سول ویٹرنری ہسپتال جلال پور جٹاں کی عمارت نہ ہے اور محکمہ لائیوسٹاک کا عملہ محکمہ زراعت کے دفتر میں کام کر رہا ہے۔

3۔ سول ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ کی عمارت کی حالت انتہائی خستہ حال ہے اور دوبارہ تعمیر کی ضرورت ہے۔

4۔ سول ویٹرنری ٹانڈہ کی عمارت کی حالت انتہائی خستہ حال ہے اور دوبارہ تعمیر کی ضرورت ہے۔

5۔ سول ویٹرنری منگوال میں بجلی کا کنکشن موجود نہ ہے اور صحن میں مٹی کی بھروائی کی ضرورت ہے۔

6۔ سول ویٹرنری ہسپتال کڑیانوالہ میں مٹی کی بھروائی کی ضرورت ہے۔

7۔ سول ویٹرنری ہسپتال سرائے عالمگیر کی چاردیواری اور واش روم موجود نہ ہے۔

8۔ سول ویٹرنری ہسپتال اجنالہ کی چاردیواری موجود نہ ہے۔

(ہ) سول ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ کی دوبارہ تعمیر کا PC-I وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر حکومت پنجاب کو بھیج دیا گیا ہے اس کے علاوہ جن ہسپتالوں کی مسنگ فسلیٹیز ہیں ان ہسپتالوں کی مرمت کے لئے ضلعی حکومت گجرات کو گزارش کی گئی ہے اور جیسے ہی فنڈز منظور ہوں گے مذکورہ ہسپتالوں کی مسنگ فسلیٹیز پوری کر دی جائیں گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے پارکس سے متعلقہ تفصیلات

*4136: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے کتنے پارک ہیں؟

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ روڈ پر واقع پارک کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس پر کل کتنی لاگت آئی ہے؟

(ج) اس پارک کی دیکھ بھال پر مامور ملازمین کی تعداد کتنی ہے، کیا یہ تعداد اتنے بڑے پارک کی دیکھ بھال کے لئے کافی ہے؟

(د) کیا یہ ملازمین محکمہ کے مستقل ملازم ہیں یا عارضی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے تین پارک ہیں کمالیہ فاریسٹ پارک، ٹوبہ ٹیک سنگھ فاریسٹ پارک، گوجرہ فاریسٹ پارک

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ روڈ پر واقع پارک کا کل رقبہ 55ایکڑ ہے اور اس کی تکمیل پر 22.56 ملین لاگت آئی ہے۔

(ج) اس پارک کی دیکھ بھال پر مامور ملازمین کی تعداد ایک بلاک آفیسر، ایک فاریسٹ گارڈ اور ایک ٹیوب ویل آپریٹر ہے۔ باقی تقریباً 12تا15 آدمی روزانہ مزدوری کی بنیاد پر کام کرتے ہیں اور یہ تعداد کافی ہے۔

(د) تین ملازم مستقل ہیں اور باقی تقریباً 12تا15 آدمی مزدوری کی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔

صوبہ بھر میں جانوروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*5216: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جانوروں کی شدید کمی کی وجہ سے ہر بڑے شہر میں اور خصوصاً چھوٹے شہروں میں عموماً گوشت بہت مہنگا اور بیمار اور لاغر جانوروں کا مہیا کیا جا رہا ہے؟

(ب) حکومت صوبہ میں جانوروں کی کمی پورا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) معزز ممبر اسمبلی نے جانوروں کی کمی کے بارے میں درست نشاندہی فرمائی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے وژن اور عوام کے فلاح و خدمت کے حکم کے حوالے سے محکمہ لائیوسٹاک نے وسیع پیمانے پر پنجاب کے تمام اضلاع میں مفت جانوروں کی ویکسین، خون کے نمونے اور جانوروں کی نمبر شماری کے کام اکھٹے کئے جا رہے ہیں۔ اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق جانوروں کی تعداد میں نمایاں کمی دیکھی گئی ہے۔ بیمار، لاغر اور مضر صحت گوشت کی فروخت میں ملوث عناصر کے خلاف کارروائی کا آغاز 17۔اکتوبر 2014 سے جاری ہے۔ اب تک صوبائی دارالحکومت لاہور کے ملحقہ آٹھ اضلاع میں سے ایسے 995 بے ضمیر افراد کے خلاف 1003 مقدمات درج کروا کر پولیس کے حوالے کیا جا چکا ہے۔

محکمہ لائیوسٹاک کے مستقل بنیادوں پر اس جرم کا خاتمہ کے لئے ڈویژنل ڈائریکٹرز، ڈسٹرکٹ لائیوسٹاک افسران اور ضلعی حکومتوں کی مدد سے بھرپور مہم چلانے کی حکمت اختیار کی ہے۔

(ب) صوبہ میں جانوروں کی کمی ہو رہی ہے عوام کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے محکمہ لائیوسٹاک نے درج ذیل منصوبے شروع کئے ہیں:

- محکمہ کے لائیوسٹاک فارمز معمول کے مطابق بہتر اوصاف کے حامل گائے، بھینس، بھیڑ، بکری کے نر جانور پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے خواہش مند مویشی پال حضرات کو جانوروں کی نسل کشی کے لئے گورنمنٹ کے مقرر شدہ نرخوں پر فروخت کرتے ہیں۔
- حالیہ منصوبوں میں ایک منصوبہ صوبہ کے سارے اضلاع میں غریب (بیوہ) خواتین کی معاشی مدد کے لئے ان کو 18000 گائے / بھینسیں اور 36000 بھیڑ / بکری کی فراہمی کے متعلق ہے۔ اس منصوبہ کے علاوہ ایک اور منصوبہ چارہ کو محفوظ کرنے اور مویشی پال حضرات کو اس کی ترغیب و فراہمی سے متعلق ہے جس کی وجہ سے موسم کی شدت کے دنوں میں چارہ کی کمی کو دور کیا جا سکے گا۔

- مویشی پال حضرات کو جانوروں کی مختلف بیماریوں کے خلاف مفت حفاظتی ٹیکہ جات، کرم کش ادویات، علاج معالجہ اور اعلیٰ نسل کے سانڈ کے مادہ تولید سے بارآوری کی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔
- جانوروں کی بیماریوں کی تشخیص وغذائیات سے متعلق لیبارٹری کی سہولیات بلا معاوضہ فراہم کی جارہی ہیں۔
- فارمرز اور کسانوں کو سکول فوکس پروگرام / فارمرڈے کے ذریعے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافے کے لئے معلومات مہیا کی جارہی ہیں۔ تمام اضلاع میں گاؤں کی سطح پر بیماریوں کی میپنگ کا کام کیا جارہا ہے۔
- پنجاب کے تمام اضلاع میں گاؤں کی سطح پر جانوروں کے ویکسینیشن کارڈ کا اجراء کیا جارہا ہے۔
- فارمرز اور کسانوں کی سہولیات کے لئے 0800-9211 ٹال فری نمبر عمل میں لایا گیا ہے۔
- گاؤں کی سطح پر جانور پال حضرات کی رجسٹریشن کی جارہی ہے اور ہر گاؤں میں سے موبائل ویٹرنری سروس کے ذریعے جانور پال کسانوں کی دہلیز پر سے برائے تجزیہ و بیماری کی تشخیص کے لئے نمونہ جات لئے جارہے ہیں۔
- پنجاب میں گاؤں کی سطح پر تمام معزز امام مساجد اور لمبردار حضرات کو عوام میں جانوروں کے بارے میں تعلیمات خطبہ کے دوران اجاگر کرنے اور گھر گھر ویکسینیشن میں تعاون کا شکریہ ادا کرنے کے لئے خط لکھے گئے ہیں۔
- ایک اور ترقیاتی پراجیکٹ کے تحت محکمہ اپنے تمام ٹیکنیکل عملے کو آسان اقساط پر تقریباً 4500 کے قریب موٹر سائیکل فراہم کرے گا جس کے ذریعے مویشی پال حضرات کو ہر قسم کی سہولیات ان کی دہلیز پر یقینی بنائی جائیں گی۔
- محکمہ صوبے میں جانوروں کی پیداواری استطاعت کو بڑھانے کے لئے غیر ملکی اعلیٰ نسل کا مادہِ تولید درآمد کر رہا ہے جس کے ذریعے مقامی نان ڈسکرپٹ گائیوں کو تولید کرا کر بہتر پیداواری نسل حاصل کی جائے گی۔
- تمام معزز ممبران اسمبلی سے راہنمائی اور آراء حاصل کرنے اور ان کے علاقے میں لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے کئے جارہے اقدامات کے بارے میں اگاہی کے لئے خط لکھے گئے ہیں۔

شیخوپورہ: محکمہ جنگلات کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*4309: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صفدرآباد ضلع شیخوپورہ میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) صفدر آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور مذکورہ محکمہ کے زیر انتظام کون کون سی نرسری ہے اور ان نرسریوں میں کون سے پوداجات موجود ہوتے ہیں۔ پچھلے پانچ سال کے دوران صفدر آباد میں کون کون سے درخت شجر کاری میں لگائے گئے؟

(ج) محکمہ کی طرف سے پرائیویٹ افراد/کسانوں کو پودے فراہم کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان کا معاوضہ کتنا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ نے پرائیویٹ افراد/کسانوں کو صفدر آباد میں پودے فراہم کئے تو کتنے اور کون کون سے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) صفدر آباد میں محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ نہ ہے، البتہ نہروں اور سڑکات کے کناروں پر شجر کاری/دیکھ بھال محکمہ کرتا ہے اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام نہر	بُرجی
1-	شاہ کوٹ راجباہ	0 to 125
2-	کھرڑیانوالہ راجباہ	0 to 123
3-	راکھ برانچ	0 to Tail
4-	مڑہ راجباہ	0 to Tail
5-	میاں علی برانچ	70 to 100

اس کے علاوہ شیخوپورہ فیصل آباد روڈ 75تا93 کلو میٹر بھی شامل ہے۔

(ب) صفدر آباد میں محکمہ جنگلات کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ احمد پور رینج (صفدر آباد) دھوپ سڑی موڑ نزد سی این جی پمپ پر واقع ہے۔ محکمہ جنگلات کے زیر انتظام احمد پور (صفدر آباد) میں ایک عدد نرسری ہے جس کی تفصیل درج ہے:

نام نرسری	تعداد پوداجات	از قسم پوداجات
احمد پور (صفدر آباد) نزد پی ایس او پمپ	50,000	سفیدہ، کیکر، بکائن، سکھ چین

اور جو پودے پچھلے پانچ سالوں میں شجر کاری کی مہم میں لگائے گئے اُن کے نام درج ذیل ہیں۔ کیکر، سفیدہ، بکائن اور سکھ چین وغیرہ

(ج) کسانوں کو محکمہ کی طرف سے رعائتی نرخوں پر پوداجات فراہم کئے جاتے ہیں جو 3 روپے فی پودا وصول کئے جاتے ہیں۔

(د) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ نے پرائیوٹ /کسانوں کو30100عدد پودا جات اور 3500 قلمات فراہم کی گئی ہیں جن کی اقسام کیکر، شیشم، بکین، سفیدہ، سکھ چین وغیرہ شامل ہیں۔

گوجرانوالہ میں شجر کاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4429: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں نہروں، راجباہوں (مائنر)اور سیم نالوں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان جگہوں پر کب تک شجر کاری کر دی جائے گی نیز اب تک شجر کاری نہ کرنے کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) جی ہاں! ضلع گوجرانوالہ میں مندرجہ ذیل انہار پر شجر کاری کے باوجود اب بھی کافی گنجائش موجود ہے۔

1۔ نوشہرہ ڈسٹری برجی نمبرR&L/88-25 (60 AVM)
2۔ یوسی سی کنال برجی نمبرL/134-121(15 AVM)
3۔ یوسی برجی نمبرR83-71(4AVM)
4۔ دندیاں ڈسٹی برجی نمبرR&L/68-30 (25AVM)
5۔ شیخوپورہ ڈسٹی برجی نمبرR&L/60-10 (25AVM)
6۔ نورپور ڈسٹی برجی نمبرR&L/110-85 (15AVM)
7۔ نورپور ڈسٹی برجی نمبرR&L/85-64 (15AVM)
8۔ ارگن مائنر برجی نمبرR&L/25-0 (20AVM)

(ب) موجودہ سال کے دوران بھی مندرجہ ذیل انہار پر شجر کاری کی جائے گی جو کہ گورنمنٹ سے فنڈز کی ترسیل پر منحصر ہے۔ شجر کاری نہ کرنے کی سب سے اہم وجہ مطلوبہ فنڈز کی عدم دستیابی ہوتی ہے۔ اگر مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے جائیں تو کوئی نہر بھی شجر کاری سے محروم نہ رہے گی۔

1۔ منگو کی مائنر برجی نمبر0-tail/L&R (40 AVM)
2۔ کھٹیالی مائنر برجی نمبر0-58/L&R (20 AVM)
3۔ ہڑپو کی مائنر برجی نمبر0-45/L&R (20 AVM)
4۔ کامونکی ڈسٹی برجی نمبر50-150/L&R (50 AVM)
5۔ سادھو کی ڈسٹی برجی نمبر30-100/L&R (40 AVM)

صوبہ بھر میں درختوں کی نمبر شماری سے متعلقہ تفصیلات

*4877:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2006 میں پنجاب بھر میں انہار و سڑکات کے درختاں کی نمبر شماری کرائی گئی تھی اور ایک درخت کی نمبر شماری پر۔/8روپے خرچہ آیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نمبر شماری پر3.5کروڑ روپے کا بجٹ صرف ملتان سرکل میں خرچ کیا گیا ہے، کیا اس میں بغیر نمبر شماری کے درختاں فالتو چھوڑے گئے، جن کو نئے ریکارڈ میں شامل نہ کیا گیا ہے جو درختاں ریکارڈ کے بغیر چھوڑے گئے، اب ان کو ختم کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ درختوں کا ریکارڈ چار جگہ ہوتا ہے۔کیا واقع ہی ان درختوں کا پرانا ریکارڈ ضائع کر دیا گیا ہے اور اگر یہ ریکارڈ ضائع کیا گیا تو کس کے حکم سے ہوا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ملتان سرکل میں انہار و سڑکات کی نمبر شماری پر درج ذیل اخراجات ہوئے اور کوئی بھی درخت بغیر نمبر شماری کے نہ چھوڑا گیا اور دوران چیکنگ وقتاً فوقتاً اگر ریکارڈ میں کوئی خامی نظر آتی ہے تو اُسے فوراً بعد از پڑتال دور کر دیا جاتا ہے۔

ملتان فاریسٹ ڈویژن	23,24,849/-روپے
چیچہ وطنی فاریسٹ ڈویژن	11,92,249/-روپے
ساہیوال فاریسٹ ڈویژن	21,10,278/-روپے
میزان:	56,27,376/-روپے

(ج) یہ کہ درختوں کا ریکارڈ6جگہ پر ہوتا ہے جس میں دفتر ناظم اعلیٰ جنگلات، دفتر ناظم جنگلات، دفتر مہتمم جنگلات، دفتر نائب مہتمم جنگلات /امین جنگلات، بلاک آفیسر اور فاریسٹ گارڈ شامل ہیں۔درختوں کا پرانا ریکارڈ ضائع نہ کیا گیا ہے بلکہ اُسی طرح محفوظ ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لکڑی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*4912: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال2010 سے اب تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے افراد نامزد کئے گئے اور کتنے گرفتار ہوئے نیز ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جنگلات میں لکڑی چوری ایک معمول بن چکا ہے اور محکمہ لکڑی چوری روکنے میں ناکام ہو چکا ہے؟

(ج) محکمہ لکڑی چوری روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن) میں سال2010 سے لے کر اب تک 10884 درختاں کے 1491 فاریسٹ کیسز اندراج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کل فاریسٹ کیسز	تعداد درختاں	تعداد ملزمان	تعداد کمپاؤنڈ کیسز	تعداد درختاں	پراسیکیوٹ کیسز	تعداد درختاں
1491	10884	3682	217	529	251	2306

تعداد کیسز برخلاف ملازمین	تعداد درختاں	FIRتعداد	فاریسٹ کیسز	تعداد درختاں
669	5413	105	354	2636

(ب) ماضی قریب تک یہ سلسلہ جاری تھا لیکن اب کافی حد تک قابو کر لیا گیا ہے اور جو ملازمین یا ٹمبر مافیا کے لوگ ناجائز کٹائی میں ملوث تھے ان کے خلاف محکمانہ اور تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی اور بھاری جرمانے، ریکوری ڈالی گئیں اور پرچہ پولیس بھی درج کروائے گئے اور اس کے ساتھ ساتھ بُری شہرت رکھنے والے اور اس لکڑی چوری میں ملوث ملازمین نوکری سے برخاست کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) جنگلات کی لکڑی کی چوری روکنے کے لئے ٹمبر مافیا کے خلاف محکمہ جنگلات کے ایکٹ کے تحت ملزمان کے خلاف ڈیمج رپورٹ جاری کر کے عوضانہ و جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جو ملزمان جرمانہ و عوضانہ نہ ادا کریں تو ان کے خلاف کیسز عدالتوں میں پراسیکیوٹ کئے جاتے ہیں اور ان کے علاوہ پرچہ پولیس بھی درج کروایا جاتا ہے۔ اگر کوئی محکمے کا عملہ ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور نوکری سے برخاست کر دیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات میں کنٹریکٹ ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4913: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 12-2011 میں محکمہ جنگلات میں وائلڈ لائف واچر اور فوجی واچر کی کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مذکورہ واچر کو permanent کرنے کا اعلان کیا تھا اگر ہاں تو ابھی تک مذکورہ اعلان پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ وائلڈ لائف واچر اور فوجی واچر کو permanent کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعلان کی روشنی میں چھٹی نمبری DG(W&P)ESTT/2014 7837 مورخہ 24-03-2014 جملہ سٹاف مع واچران سابق فوجی واچران کی کنٹریکٹ ملازمت ریگولرائزیشن کے لئے متعلقہ مجاز اتھارٹی کو سفارشات ارسال کی گئی تھی۔

(ج) حکومت نے وائلڈ لائف واچر کو مطلوبہ سروس قوانین کے تحت مستقل کر دیا ہے جبکہ سابق فوجی واچران کے لئے نئے سروس رولز کی منظوری درکار ہے جس کے باعث تاحال مستقل نہیں کیا جا سکا۔ تاہم ترمیمی سروس رولز کی منظوری کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

فیصل آباد میں فش فارم سے متعلقہ تفصیلات

*5559: میاں طاہر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ماہی پروری کا کتنا عملہ ہے؟

(ب) کیا اس ضلع میں کوئی فش فارم یا ہیچری ہے؟

(ج) کیا اس ضلع میں محکمہ کے فش فارم میں پونگ تیار کیا جاتا ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ نے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنا فنڈز خرچ کیا اور کس کس مد میں یا ترقیاتی منصوبہ پر خرچ کیا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ماہی پروری کے دو دفاتر ہیں جن میں عملہ کی کل تعداد 64 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فش سیڈ ہیچری فیصل آباد

کل عملہ کی تعداد 45 ہے جن میں 4 افسران ہیں اور 41 ملازمین ہیں۔

2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر فیصل آباد

کل عملہ کی تعداد 19 ہے جن میں ایک افسر اور 18 ملازمین ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ماہی پروری پنجاب کی ایک سرکاری فش ہیچری ہے جو کہ ستیانہ روڈ پر واقع ہے۔ ضلع میں پرائیویٹ فش فارموں کی تعداد 113 ہے جن کا کل رقبہ 482 ایکڑ ہے۔

(ج) جی ہاں! فش ہیچری ستیانہ روڈ فیصل آباد میں قابل کاشت مچھلیوں کی اقسام کا سالانہ 71.00 لاکھ بچہ /پونگ پیدا کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ماہی پروری کے دونوں دفاتر میں سال 2013-14 اور 2014-15 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فش سیڈ ہیچری فیصل آباد پر اخراجات کی تفصیل:

غیر ترقیاتی اخراجات

نمبر شمار	غیر ترقیاتی اخراجات	سال 2013-14	سال 2014-15 (دسمبر 2014 تک)
1	تنخواہ عملہ	1,50,92,829/-	92,20,134/-
2	متفرق	18,26,973/-	10,36,707/-
	کل	1,69,19,802/-	1,02,56,841/-

II۔ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، فیصل آباد پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	غیر ترقیاتی منصوبہ جات پر اخراجات	سال 2013-14	سال 2014-15
1	تنخواہ عملہ	59,11,507/-	39,31,177/-
2	مرمت	20,860/-	47,689/-
3	متفرق	1,99,882/-	4,44,452/-
	کل	6132249/-	44,23,318/-

(2) ترقیاتی منصوبہ جات پر اخراجات کی تفصیل:

سال 2013-14	سال 2014-15
3,70,775/-	3,11,30,000/- روپے

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

صوبہ بھر کے ہر ضلع میں چڑیا گھر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

232: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنے چڑیا گھر ہیں؟

(ب) چڑیا گھر کے قیام کے لئے کم از کم کتنا رقبہ درکار ہوتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) پنجاب میں کل تین چڑیا گھر ہیں۔

1۔ لاہور چڑیا گھر، لاہور

2۔ بہاولپور چڑیا گھر، بہاولپور

3۔ ڈیرہ غازی خان چڑیا گھر، ڈیرہ غازی خان

(ب) چڑیا گھر کے قیام کے لئے کم از کم رقبہ کی حد مقرر نہ ہے۔

بہاولنگر۔ پی پی۔281 میں ویٹرنری ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

382: جناب احسان الحق باجوہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔281 بہاولنگر میں ویٹرنری ہسپتال کی کتنی تعداد ہے، ان میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ویٹرنری ہسپتال میں موجود تعداد ڈاکٹرز اور دیگر عملہ آبادی کے اعتبار سے ناکافی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس حلقہ میں موجود ویٹرنری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور عملہ کی تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک /امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) حلقہ پی پی-281 ضلع بہاولنگر میں کل تین ویٹرنری ہسپتال اور اُنتیس ڈسپنسریاں ہیں ان میں سات ویٹرنری ڈاکٹر میں جبکہ دیگر عملہ کی تعداد83 ہے، تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! ناکافی ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک نے بذریعہ لیٹر نمبری 1214-1164 مورخہ 2015-01-27 کے تحت سکیل نمبر1 تا15 کی اسامیوں پر تقرری کی اجازت دے دی ہے اور بھرتی کا عمل زیر تکمیل ہے۔ ویٹرنری ڈاکٹرز کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے جیسے ہی بھرتی کا عمل مکمل ہو گا ویٹرنری ڈاکٹر خالی سیٹوں پر تعینات کر دیئے جائیں گے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

253: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے، کتنے رقبے پر جنگلات لگائے گئے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان جنگلات پر محکمہ کے اخراجات بھی آتے ہیں اگر ہاں تو سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات سے آگاہ کیا جائے نیز ان جنگلات سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا محکمہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے سلسلہ میں مزید جنگلات کو بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صوبائی گورنمنٹ کے تحت محکمہ جگلات کا 11581 ایکڑ رقبہ ہے اور اس میں 3500 ایکڑ پر جنگلات موجود ہے اور یہ تحصیل کمالیہ، پیر محل اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے۔ اس میں کمالیہ پلانٹیشن 10866 ایکڑ اور بھاگٹ ریزروائر 715 ایکڑ سرکاری رقبہ ہے اس میں مختلف قسم کی فصل / درختاں موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں! ان پر اخراجات بھی آتے ہیں اور آمدنی بھی ہوتی ہے اس کی تفصیل اس طرح سے ہے:

سال	خرچہ	آمدن
2011-12	46,89,000/- روپے	89,42,066/- روپے
2012-13	1,33,72,189/- روپے	73,78,570/- روپے

(ج) جی ہاں! حکومت سال 2014-15 میں 1589.70 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ترقیاتی رقبہ	غیر ترقیاتی رقبہ	کل رقبہ
2014-15	1406 ایکڑ	183.70 ایکڑ	1589.70 ایکڑ

لائیو سٹاک کے مویشی فارم سے متعلقہ تفصیلات

410: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک کے زیر انتظام اس وقت کن کن اضلاع میں کل کتنے مویشی فارمز قائم ہیں، ان کے نام کیا ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان مویشی فارمز سے پنجاب کی عوام کو کیا فوائد حاصل ہو رہے ہیں اور حکومت کو ان سے کتنی آمدن ہو رہی ہے، اب تک کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان مویشی فارمز کے قیام کے مقاصد کیا ہیں، کیا مطلوبہ نتائج حاصل ہو رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک / امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک کے زیر انتظام چلنے والے مویشی فارمز کے نام اور یہ جن اضلاع میں واقع ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور ضلع راجن پور
2 لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں ضلع بھکر
3 لائیو سٹاک تجرباتی فارم خضر آباد، ضلع سرگودھا
4 لائیو سٹاک تجرباتی فارم خوشاب ضلع خوشاب
5 لائیو سٹاک تجرباتی فارم کلور کوٹ ضلع بھکر
6 لائیو سٹاک تجرباتی فارم جگائیت پیر ضلع بہاولپور
7 لائیو سٹاک تجرباتی فارم شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ
8 لائیو سٹاک تجرباتی فارم بھونیکی ضلع قصور

9 لائیوسٹاک تجرباتی فارم چک کٹورہ ضلع بہاولپور
10 لائیوسٹاک تجرباتی فارم ہارون آباد ضلع بہاولنگر
11 لائیوسٹاک تجرباتی فارم جہانگیر آباد ضلع خانیوال
12 لائیوسٹاک تجرباتی فارم خیری مورت ضلع اٹک
13 لائیوسٹاک تجرباتی فارم اللہ داد جہانیاں ضلع خانیوال
14 لائیوسٹاک تجرباتی فارم 205/TDA ضلع بھکر
15 لائیوسٹاک تجرباتی فارم بہادر نگر ضلع اوکاڑہ
16 لائیوسٹاک تجرباتی فارم قادر آباد ضلع ساہیوال
17 لائیوسٹاک تجرباتی فارم انگورہ کوٹ رکھ خیرے والا ضلع لیہ
18 لائیوسٹاک تجرباتی فارم رکھ ماہنی ضلع بھکر

(ب) مویشی فارمز سے پنجاب کی عوام کو درج ذیل فائدے حاصل ہو رہے ہیں:

گورنمنٹ کے لائیوسٹاک فارمز کا بنیادی مقصد آمدنی نہ ہے بلکہ صوبہ کے علاقائی جانوروں کی نسلوں کو محفوظ اور بہتر بنانا مطلوب ہے۔ فارم کی زمین بنیادی طور پر جانوروں کے چارہ جات کی پیداوار کے لئے استعمال ہوتی ہے تاہم اضافی زمین سے نقد آور فصلوں کے ذریعے آمدن بھی حاصل کی جاتی ہے۔

1. نسل کشی کے لئے اعلیٰ نسل کے نر جانور (گائے، بھینس، بکرے، چھترے اور اونٹ) ارزاں نرخوں پر دیئے جاتے ہیں۔
2. تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں کو تحقیق کے لئے سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔
3. دودھیل جانوروں سے حاصل شدہ دودھ سالانہ نیلام عام کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے۔
4. کسانوں کو مویشی فارمز کے قیام کے بارے میں تکنیکی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔
5. جانوروں سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے محکمہ لائیو سٹاک فارمز کو انتہائی ارزاں نرخوں پر متوازن خوراک / ونڈہ مہیا کرتا ہے۔
6. عوام الناس، طالب علموں اور ٹیکنیکل سٹاف کو جانوروں کی بہتر دیکھ بھال کے لئے ٹریننگ دی جاتی ہے۔

ان مویشی فارمز سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن (ملین روپے)
2011-12	376.588
2012-13	430.540
2013-14	459.751
2014-15	198.678

(01-07-14 To 31-01-15)

(ج) مویشی فارمز کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں اور مکمل طور پر مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے تمام فارمز کی بہتری اور مقاصد کی طرف درست سمت میں چلانے کے لئے اقدامات ہنگامی بنیادوں پر کئے جا رہے ہیں۔

1. جانوروں کی علاقائی نسلوں کو محفوظ کرنا۔
2. اعلیٰ اوصاف کے حامل نر اور مادہ جانور پیدا کرنا اور نسل کشی کے لئے لائیو سٹاک فارمز کے جانوروں کی نسل کی بہتری کے لئے مہیا کرنا۔
3. پروجنی ٹیسٹنگ پروگرام
4. جانوروں اور سبز چارہ کی بہتر پیداوار اور اس کو محفوظ کرنے کے لئے جدید طریقے اپنانا۔
5. حیوانات کی ادویات وغیرہ پر تحقیق کرنا۔
6. صوبہ بھر کے مختلف تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں کو تحقیق کے لئے سہولیات مہیا کرنا۔
7. جانوروں کو مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے جدید سائنسی خطوط پر مختلف اقدامات کرنا۔
8. جانوروں کے دودھ، گوشت اور اون کو بڑھانے کے لئے تجربات کرنا۔
9. مختلف نسلوں کے پیداواری اوصاف کا تقابلی جائزہ لینا۔
10. ریکارڈ کی بنیاد پر اعلیٰ قسم کے سانڈ پیدا کرنا۔

مری میں ریسٹ ہاؤسز سے متعلقہ تفصیلات

306: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے زیر انتظام مری میں کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں ہر ایک ریسٹ ہاؤس کے کتنے کتنے کمرے ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز کے ماہانہ یوٹیلٹی بلوں کی مد میں کتنے اخراجات ہوتے ہیں؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤسز کی بکنگ کا کیا طریق کار ہے اور ان کا یومیہ کتنا کرایہ ہے اور ان سے پچھلے تین سالوں میں کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(د) پچھلے دو سالوں میں ریسٹ ہاؤسز کتنے لوگوں کے ناموں پر بک ہوئے اور ان میں سے کتنے لوگوں سے رقم وصول کی اور کتنے لوگ فری رہائش پذیر رہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ جنگلات مری کے زیر انتظام ریسٹ ہاؤسز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ریسٹ ہاؤس	تعداد کمرہ جات
1	گھوڑا گلی ریسٹ ہاؤس/انیکسی	05کمرہ جات
2	پتریاٹہ ریسٹ ہاؤس	03کمرہ جات
3	بن ریسٹ ہاؤس	02کمرہ جات

ان ریسٹ ہاؤسز میں پانی، بجلی اور کچن کی سہولیات موجود ہیں۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز کا پچھلے تین سال کا ماہانہ بجلی کے بل کا اوسط خرچہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ریسٹ ہاؤس	سالانہ بل بجلی	اوسط ماہانہ بل بجلی
1	گھوڑا گلی	137860/-	11488/-
2	پتریاٹہ	159987/-	13330/-
3	بن	10740/-	895/-

(ج)

(I) مروجہ قوانین کے مطابق یہ ریسٹ ہاؤسز پہلی ترجیحی کے طور پر دورہ پر آئے ہوئے سرکاری/فاریسٹ افسران کو رہائش فراہم کرنے کے لئے ہیں اگر سرکاری استعمال کے لئے ریسٹ ہاؤسز کی ضرورت نہ ہو تو مجاز اتھارٹی کی اجازت سے پبلک کو بھی ان ریسٹ ہاؤسز میں رہائشی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(II) ریسٹ ہاؤسز کے یومیہ کرایہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

محکمہ جنگلات کے افسران	دیگر سرکاری محکمہ جات کے افسران	پرائیویٹ افراد
Rs: 200/-فی دن	Rs: 400/-فی دن	Rs: 800/-فی دن

مورخہ 20-05-2014 سے گورنمنٹ نے مری کے تمام ریسٹ ہاؤسز کا کرایہ تمام افسران اور پرائیویٹ لوگوں کے لئے -/2000روپے فی دن مقرر کردیا ہے۔

(III) پچھلے تین سال کی ریسٹ ہاؤسز سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گھوڑا گلی	پتریاٹہ	بن
206600/-روپے	64800/-روپے	11800/-روپے

(د) پچھلے دو سالوں کے دوران مری کے ریسٹ ہاؤسز میں جن لوگوں کو بکنگ ہوئی اور رہائش اختیار کی ان تمام سے مروجہ شرح سے کرایہ وصول کیا گیا اور سرکاری خزانہ میں جمع کروادیا گیا۔ گزشتہ دو سالوں میں ریسٹ ہاؤسز میں رہائش پذیر افراد کی تفصیل اور وصول کئے گئے کرایہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز کوئی بھی آدمی ریسٹ ہاؤسز میں فری رہائش پذیر نہ ہوا ہے۔

اٹک: پرندوں اور جانوروں میں رانی کھیت اور منہ کھر
کی امراض کی روک تھام کی تفصیلات

456:جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پرندوں اور جانوروں میں رانی کھیت اور منہ کھر کی بیماری پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) کیا محکمہ جانور پالنے والے حضرات کو مفت ادویات بھی فراہم کرتا ہے اور یہ ادویات لینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ کا عملہ بیمار جانوروں کو موقع پر جا کر علاج بھی کرتا ہے اور کیا اس علاج کا معاوضہ بھی وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر خوراک/امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے ضلع اٹک کے تمام شفاخانہ حیوانات میں بروز منگل پرندوں کو رانی کھیت کی ویکسین کی جاتی ہے اور جانوروں کو منہ کھر کی ویکسین سال میں دو مرتبہ کی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے ضلع اٹک کے تمام شفاخانہ حیوانات میں جانور پالنے والے حضرات کے بیمار جانوروں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال سے ہی ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) جی ہاں! ہنگامی صورت میں مویشی پال حضرات کو محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے ان کے گھر پر بھی علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

ضلع ساہیوال محکمہ جنگلات میں خالی اسامیاں اور لکڑی چوری کی تفصیلات

330:جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ب) سال14-2013 میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج کروائے گئے اور جرمانے کی کتنی رقم وصول کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ساہیوال میں دو فاریسٹ ڈویژن، ساہیوال اور چیچہ وطنی اور تین اضلاع ساہیوال، پاکپتن اور وہاڑی شامل ہیں۔ ساہیوال اور چیچہ وطنی فاریسٹ ڈویژن میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	ایس ڈی ایف او	02عدد
2	رینج فاریسٹ آفیسر	01عدد
3	بلاک آفیسر	02عدد
4	فاریسٹ گارڈ	31عدد
5	سٹینو گرافر	02عدد
6	نائب قاصد	02عدد
7	چوکیدار	01عدد
8	پارک سپروائزر	01عدد

نئی بھرتی پر گورنمنٹ کی طرف سے پابندی ہے لہذا مذکورہ بالا اسامیوں پر گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ملنے پر مجوزہ بھرتی پالیسی کے مطابق اسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

(ب) سال14-2013 میں ضلع ساہیوال (ساہیوال اور چیچہ وطنی فاریسٹ ڈویژن) میں 19 مقدمات مالیتی -/2056850 روپے کے درج کروائے گئے اور 155 ڈیمیج رپورٹ ہائے جاری کی گئیں اور ملزمان سے -/1495590 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔

ضلع بہاولنگر: محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

383: جناب احسان الحق باجوہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں جنگلات کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان جنگلات سے یکم جنوری 2012 تا ستمبر 2014 کتنی لکڑی فروخت کی گئی اور کتنی چوری کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) دودھلاں جنگل10714ایکڑ پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ رانا بھاناں12300ایکڑ رقبہ ہے جو کہ چولستان desert ایریا ہے اس کے علاوہ 1304 میل انہار اور 342 میل سڑکات پر جنگلات ہیں۔

(ب) بہاولنگر فاریسٹ ڈویژن میں جنوری2012تا ستمبر2014تک 13320درختاں مالیتی مبلغ -/199888565روپے میں فروخت کئے گئےاور8005چوری شدہ درختاں مالیتی مبلغ -/4,38,91,910روپے وصول کئے گئے اور1193درختاں مالیتی مبلغ -/65,09,610 کی کارروائی بذریعہ ایف آئی آر کی گئی اور5066 درختاں مالیتی مبلغ -/2,88,52,250کو پراسیکیوٹ کئے گئے اس کے علاوہ 639درختاں مالیتی مبلغ -/33,43,340کی کارروائی ملازمین کے خلاف کی جارہی ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ میری گل مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈیو تھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور آرٹس کونسل 2015کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈیو تھ افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ میری گل: جناب سپیکر!

The Lahore Art Council (Amendment) Bill 2015. (Bill No. 9 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈیو تھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب وزیر قانون میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام المحمود، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ مدیحہ رانا، جناب شہزاد منشی، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور سردار وقاص حسن مؤکل ایم پی اے سانحہ یوحناآباد کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قوانین کو معطل کر کے 15- مارچ 2015 کو سانحہ یوحناآباد کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قوانین کو معطل کر کے 15- مارچ 2015 کو سانحہ یوحناآباد کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قوانین کو معطل کر کے 15- مارچ 2015 کو سانحہ یوحناآباد کے حوالے سے مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

گرجا گھر یوحنا آباد لاہور میں خودکش دھماکوں میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اتوار 15-مارچ 2015 کو یوحنا آباد لاہور میں واقع گرجا گھر پر ہونے والے خودکش دھماکوں کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس سانحہ میں خواتین اور بچوں سمیت متعدد افراد کے ہلاک و زخمی ہونے پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتا ہے۔ یہ ایوان پولیس کے جوانوں اور ان سکیورٹی گارڈز کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر بڑے جانی نقصان سے بچالیا۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک دشمن عناصر دہشت گردی کی ان وارداتوں سے مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں جس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ ان واقعات میں ملوث افراد اور گروہ کی نشاندہی کر کے انہیں نشان عبرت بنایا جائے گا اور اس حوالے سے کی جانے والی ہر حکومتی کوشش کی مکمل حمایت و تائید کی جائے گی۔ یہ ایوان اس سانحہ کے بعد ہونے والے احتجاج کے دوران دو نوجوانوں حافظ محمد نعیم اور بابر نعمان کو تشدد کے بعد زندہ جلائے جانے کے واقعہ کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان دونوں نوجوانوں کی ہلاکت کے ذمہ داران کو قانون کے کٹہرے میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ ایوان ان دونوں شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اتوار 15-مارچ 2015 کو یوحنا آباد لاہور میں واقع گرجا گھر پر ہونے والے خودکش دھماکوں کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس سانحہ میں خواتین اور بچوں سمیت متعدد افراد کے ہلاک و زخمی ہونے پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتا ہے۔ یہ ایوان پولیس کے جوانوں اور ان سکیورٹی گارڈز کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر بڑے جانی نقصان سے بچا لیا۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک دشمن عناصر دہشت گردی کی ان وارداتوں سے مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں جس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ ان واقعات میں ملوث افراد اور گروہ کی نشاندہی کر کے انہیں نشان عبرت بنایا جائے گا اور اس حوالے سے کی جانے والی ہر حکومتی کوشش کی مکمل حمایت و تائید کی جائے گی۔ یہ ایوان اس سانحہ کے بعد ہونے والے احتجاج کے دوران دو نوجوانوں حافظ محمد نعیم اور بابر نعمان کو تشدد کے بعد زندہ جلائے جانے کے واقعہ کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان دونوں نوجوانوں کی ہلاکت کے ذمہ داران کو قانون کے کٹہرے میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ ایوان ان دونوں شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اتوار 15 مارچ 2015 کو یوحنا آباد لاہور میں واقع گرجا گھر پر ہونے والے خودکش دھماکوں کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس سانحہ میں خواتین اور بچوں سمیت متعدد افراد کے ہلاک و زخمی ہونے پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت اور ہمدردی کرتا ہے۔ یہ ایوان پولیس کے جوانوں اور ان سکیورٹی گارڈز کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر بڑے جانی نقصان سے بچا لیا۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک دشمن عناصر دہشت گردی کی ان وارداتوں سے

مذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں جس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ ان واقعات میں ملوث افراد اور گروہ کی نشاندہی کر کے انہیں نشان عبرت بنایا جائے گا اور اس حوالے سے کی جانے والی ہر حکومتی کوشش کی مکمل حمایت وتائید کی جائے گی۔ یہ ایوان اس سانحہ کے بعد ہونے والے احتجاج کے دوران دو نوجوانوں حافظ محمد نعیم اور بابر نعمان کو تشدد کے بعد زندہ جلائے جانے کے واقعہ کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان دونوں نوجوانوں کی ہلاکت کے ذمہ داران کو قانون کے کٹہرے میں لاکر قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ ایوان ان دونوں شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

سانحہ یوحنا آباد لاہور میں شہید ہونے والے مسلمان شہداء کے لئے دعائے مغفرت

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ سانحہ یوحنا آباد کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دعا کروائی جائے یا ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! دعا کروائی جائے بلکہ میں خود دعا کرواؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سانحہ یوحنا آباد کے مسلمان شہداء کے لئے دعا مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: غوری صاحب! اب آپ دعا کروائیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں اپنے عقیدے کے مطابق یہ دعا کرتا ہوں۔ اے آسمانی باپ! تو جو تھا اور جو آنے والا ہے۔ شکر کرتا ہوں اس وقت کے لئے جو تو نے ہماری زندگی میں اضافے کا موجب کیا ہے۔ یہ تیرا پیار اور محبت ہے کہ تو نے آج تک ہمیں زندوں کی زمین پر رکھا اور خاص طور پر اس وقت کے لئے۔ اے خداوند دعا کرتا ہوں سانحہ یوحنا آباد کے واقعہ کے لئے، جو وہاں پر ہمارے بہن بھائی، بچے، عورتیں شہید ہوئیں۔ اے خداوند میں ان کے خاندانوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اے خداوند تو انہیں صبر جمیل عطا فرما۔ اے خداوند تو انہیں ایوب جیسا صبر دے، اے خداوند تو انہیں وہ تسلی وہ تشفی عطا فرما جو تیری طرف سے صادر ہوتی ہے۔ اے خداوند یہ بہت بڑا سانحہ جس سے ہماری قوم کا بہت بڑا نقصان ہوا۔ اے خداوند میں ان دہشت گردوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جو خداونداس قسم کی گھناؤنی حرکتیں کرتے ہیں، جو انسان کہلوانے کے قابل ہی نہیں ہیں، ان میں انسانیت ہی نہیں ہے۔ اے خداوند تو ان کے ذہنوں کو بدل، ان کے رویوں کو change کر تا کہ وہ اس قسم کی حرکتیں نہ کریں۔ میں دعا کرتا ہوں اپنے ملک پاکستان کے لئے، اے خداونداس ملک میں امن، صلح، سلامتی قائم کر اور اس ایوان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ ان کو بڑی برکتوں سے مالا مال کر۔ اس دعا کو سن اور قبول کر تیرے پیارے بیٹے اپنے خداوند یسوع مسیح کے نام سے مانگتا ہوں۔ آمین۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شہزاد منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج پورا ملک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، اس دہشت گردی میں نہ صرف مساجد، مندر، گردوارے، امام بارگاہیں اور چرچ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ہم سب اس دہشت گردی کے زمرے میں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پورا پاکستان اس دہشت گردی کے ناسور کو ختم کرنے کے لئے افواج پاکستان اور حکومت پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سانحہ یوحنا آباد بہت بڑا سانحہ ہے جس میں نہ صرف مسیحی بلکہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے بھی شہادتیں حاصل کی ہیں اور آج اس ایوان میں جہاں پر ہمارے دو بھائیوں کو، جن کو وہاں پر شر پسند عناصر نے، ملکی امن کو تباہ کرنے کے لئے، آپس میں محبت اور ہم آہنگی کا جو سلسلہ ہے اس کو توڑنے کے لئے جو گھناؤنا جرم کیا، اس واقعہ میں ہمارے دو بھائیوں کو تشدد کے بعد زندہ جلا دیا گیا۔ ان کو شہداء بھی کہا گیا، لیکن چرچ میں جو لوگ اس دہشت گردی کی وجہ سے مارے گئے ان کو ہلاک کہا گیا۔ میں اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مسیح اور مسلم بھائی جو دہشت گردی کا نشانہ بنے ان کو شہداء کہنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی نے ہلاک نہیں کہا۔

جناب شہزاد منشی: جب قرارداد پڑھی گئی ہے تو اس میں ہلاک کا word ہے kindly آپ اس کو دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! وزیر قانون اور ہمارے تمام معزز ممبران اسمبلی بھی اس وقت تشریف فرما ہیں، میں آپ کی وساطت سے سب سے درخواست کروں گا کہ جن لوگوں نے ان دو بچوں کو درندوں کی طرح مارا، ان شرپسند عناصر کو ان کے اس گھناؤنے جرم کی وجہ سے قرار واقعی سزا ضرور ملنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! یوحنا آباد میں جہاں پر یہ واقعہ ہوا، ہم نے بطور حکومتی نمائندے کے اپنا جامع کردار ادا کیا۔ وہ لوگ جو اس احتجاج میں شامل تھے، ان کو disperse کرنے کے لئے حکومت کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا لیکن اب پولیس اہل کار یا دوسری ایجنسیوں کے لوگ وہاں سے لوگوں کو پکڑ کر جا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ گناہ گاروں کو ضرور پکڑنا چاہئے ان کو سزا بھی ملنی چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ اس وقت یوحنا آباد تقریباً خالی ہو چکا ہے، وہاں سے لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں سے بہت سے بے گناہوں کو بھی پکڑا جا چکا ہے اور ان بے گناہوں کو جو گناہ گار نہیں ہیں، جن کی فوٹیجز بھی نہیں ہیں ان لوگوں کو درندوں کی طرح مارا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا پیغام پہنچ گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری بات ہے، اس پر توجہ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ایک بہت ضروری بات جو میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے حکومت کے ساتھ تعاون کیا ہے ہم نے وہاں پر اپنا منہ بھی دکھانا ہے۔ یہ ہماری کمیونٹی کا معاملہ ہے اور بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔ ہم اس وقت حکومت کا حصہ ہیں، ہم نے حکومت کے ساتھ تعاون کر کے اس ماحول کو بہتر بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کیا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ وہ لوگ جو بے گناہ ہیں، ان لوگوں کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے ان کو انصاف دلانا بھی ہمارا فرض ہے کیونکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان بے گناہ لوگوں کا کیا قصور ہے، کیا وہ یہاں کے باسی نہیں ہیں، کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں پھر ان کے ساتھ ظلم و ستم کیوں ہو رہا ہے؟ مہربانی فرما کر ان بے گناہوں کے خلاف ظلم بند کروائیں، ان کو اس وقت چھتر مارے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: غوری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جس واقعہ پر ہمارے معزز ممبر بات کر رہے تھے یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ تھا، اس کے بعد جو حالات ہوئے، ہمارے تمام دوستوں، ممبران اسمبلی جن کا کرسچین کمیونٹی سے تعلق تھا، حالات کو کنٹرول کرنے میں اور عوام کو pacify کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ معزز ممبر جو بات کر رہے ہیں میں ان کو clearly کرنا چاہوں گا کہ کسی بھی ایسے شخص کو گرفتار نہیں کیا جا رہا جو فوٹیج میں نہیں آیا۔ فوٹیج بہت clear ہیں، میڈیا پر بھی آئی ہوئی ہیں، اس میں جو لوگ ان نوجوانوں کو زندہ جلاتے ہوئے نظر آ رہے ہیں ان لوگوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے مگر میں پھر بھی ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ اسی سلسلے میں آج شام سات بجے فیڈرل منسٹر کامران مائیکل صاحب کی سربراہی میں اقلیتوں کے وفد سے ہماری ایک میٹنگ ہے ہم وہاں پر اس چیز کو further thrash out کر لیں گے۔ اگر اس طرح کی کوئی بھی complaint ہوئی تو ہم اسے آج شام 7:00 بجے resolve کر لیں گے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ گوندل صاحب! جناب امجد علی جاوید صاحب کی تحریک استحقاق کا جواب آنا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ میری اطلاع کے مطابق معزز محرک کی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی میٹنگ ہوئی ہے اور میرے خیال میں ان کی تسلی ہو گئی ہے۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے تو پھر اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری کسی کے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی، مجھے تو کوئی جواب ہی نہیں دیا گیا اور نہ ہی کوئی ایسی بات ہے۔ یہ بڑا serious issue ہے اتنے دنوں سے بار بار یہ بات چلی جا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پھر اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کر دیں میں اس کا مفصل جواب منگوا لیتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کتنا pending کرتے جائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو next week کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب! تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 897/14 محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا؟

لوہیانوالہ نہر (گوجرانوالہ) کے راجباہ کی شہری حدود میں کیمیکل ملا اور سیوریج کے گندے پانی کا شامل ہونا

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ اس مسئلہ کی بابت درخواست جناب رکن الدین ولد محمد دین بوساطت ڈائریکٹر ہیومن رائٹس سائل سپریم کورٹ آف پاکستان دفتر مورخہ 17-02-2012 موصول ہوئی تھی۔ رپورٹ یہ ہے کہ لوہیانوالہ نہر گوجرانوالہ سے نکلنے والی

راجباہ قلعہ میاں سنگھ مائنر جس میں عرصہ تقریباً پچیس سال قبل نہری پانی بہتا تھا۔ یہ راجباہ شہر کے مختلف علاقہ جات مثلاً سمن آباد، چونگی، دھلے، عالم چوک، شیرا کوٹ و دیگر گاؤں سے گزرتا ہوا ماہیا گاؤں پر ختم ہو جاتا ہے۔ عرصہ تقریباً پچیس سال قبل مذکورہ راجباہ سے نہری پانی بند ہونے کی وجہ سے واسا گوجرانوالہ و دیگر تمام آبادی جات کا سیوریج کا پانی اس راجباہ میں ڈالا جا رہا ہے۔ نہری پانی بند ہونے کے باعث اس راجباہ پر موجود کسان اپنی زمینوں کو اس سیوریج کے پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے واسا گوجرانوالہ کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی عمل میں لائی ہے اور تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت ماحولیاتی حکم نامہ مورخہ 17-03-2012 جاری کر دیا ہے جس پر عملدرآمد کرانے کے لئے سختی سے کوشش کی جا رہی ہے۔ ان تمام احکامات پر عمل نہ کرنے پر مذکورہ محکمہ جات کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 44/15 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔ گوندل صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

بیرون ملک سے سمگل شدہ ایل پی جی میں زہریلے کیمیکلز کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب آ گیا ہے۔ یہ تحریک التوائے کار ایل پی جی کیمیکل کی درآمد سے متعلقہ ہے جو کہ کوئٹہ بلوچستان سے پاکستان کی حدود میں داخل ہوتی ہے۔ اس کے مکمل معاملات فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہیں۔ ان کی یہ تحریک موصول ہونے کے بعد حکومت پنجاب نے اس حوالے سے مورخہ 16-02-2015 کو بحوالہ نمبر 4&5/2015 چٹھی فیڈرل گورنمنٹ کو لکھ دی ہے کہ یہ ایک بات ہے جو تحریک التوائے کار کے ذریعے پنجاب اسمبلی کے علم میں لائی گئی ہے آپ اس کے مطابق اس کا تدارک کریں۔ پوری تحریک التوائے کار میں پنجاب کی کسی حدود میں گیس داخل ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ دونوں points پر فیڈرل گورنمنٹ کو تحریر کر دیا ہے اور پنجاب کے اندر جہاں کہیں اس قسم کی زہریلی گیس فروخت ہونے کی اطلاع ملے گی تو پنجاب حکومت اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/53 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا؟

چک جیون شاہ عارف والا کی دو مساجد کے رقبہ کو نیا تھانہ بنانے کے لئے الاٹ کرنے پر عوام کا احتجاج

(جاری---)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ بمطابق رپورٹ وریکارڈ خسرہ 1/29 اور 30 بر رقبہ تعدادی 32 کنال واقع رقبہ موضع جیون شاہ تحصیل عارف والا ملکیتی صوبائی حکومت مجوزہ امام مسجد ہے۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر پاکپتن نے بذریعہ لیٹر نمبر 13601 مورخہ 2014-06-10 تحریر کیا کہ رقبہ ہذا تھانہ رنگ شاہ کے لئے الاٹ کیا جائے جس پر اسسٹنٹ کمشنر عارف والا نے بمطابق ریکارڈ رپورٹ بھجوائی جس پر اسے تحریر کیا گیا کہ رقبہ ہذا مجوزہ امام مسجد ہے اس لئے موضع کوٹ موہڑ سنگھ میں موجود تھانے کے لئے چار کنال رقبہ کے ملحقہ مزید رقبہ ملکیت حاصل کرنے کے لئے کارروائی کریں تاہم رقبہ مجوزہ امام مسجد، تھانے کے لئے مخصوص یا ٹرانسفر نہ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/69 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!ابھی یہ تحریک التوائے کار نہیں پڑھی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر:گوندل صاحب!یہ تحریک التوائے کار 6-مارچ کو پڑھی گئی تھی۔

تاندلیانوالہ میں ٹی ایم اے انتظامیہ کی ملی بھگت سے بغیر منظوری نقشہ عمارتوں کی تعمیر

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ تاندلیانوالہ میں غیر قانونی تعمیرات و غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ تاندلیانوالہ میں جن علاقہ جات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں جو عمارات تعمیر ہو رہی ہیں انہیں ٹی ایم اے سے حسب ضابطہ بلڈنگ پلان باقاعدہ منظور کروانے کا سختی سے کہا گیا ہے اور وہ بلڈنگ تعمیر ہوتی ہے جس کا پلان منظور ہوتا ہے۔ جہاں تک غیر قانونی کالونیوں کا تعلق ہے تین کالونیاں منظور شدہ ہیں جبکہ دیگر کالونیوں کے متعلق محکمہ مال میں red entry کروائی جا چکی ہے اور ان کو ٹی ایم اے کی طرف سے نوٹس ہائے جاری کئے گئے ہیں اور باقاعدہ عوامی آگاہی کے لئے مشتہری منادی بذریعہ اخبار اشتہار بھی کرا دیئے گئے ہیں دیگر محکمہ جات کو بھی جو چٹھیاں بھیجی گئی ہیں ان کا تمام ریکارڈ موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی نقشہ کی منظوری کے بغیر تعمیر کی اجازت نہیں دی جا رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ گوندل صاحب! میاں نصیر صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 161 کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کے لئے Tuesday کا ٹائم دے دیں۔ سوموار کو مع ریکارڈ تمام متعلقہ اہلکاران کو طلب کیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/71 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے یہ 15-03-06 کو پڑھی جا چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس بہت زیادہ کام ہے آپ انہیں ایک دو اسسٹنٹ ہی دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ خود تگڑے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب جواب نہیں آتا تو آپ اگلے ہفتے کے لئے اجازت دے دیتے ہیں اور آپ چھ چھ مہینے مہربانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چلیں اگلے ہفتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جواب موجود ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تو موجود ہے لیکن پہلے حنا پرویز بٹ صاحبہ کی تحریک التوائے کار تھی آپ کو بھی پتا ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر وہ بیٹھی ہوتیں تو یہ ضرور کہتیں اور آپ کو بھی پتا ہے کہ بارڈر پولیس اسی لئے بنائی گئی ہے کہ ایران سے سمگلنگ روکی جائے لیکن وہ بیٹھی نہیں تھیں اور میں بول نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح جواب آتے رہے تو یقین کریں اسمبلی کا حال یہی رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تفتان بارڈر پنجاب سے نہیں بلکہ بلوچستان سے متعلقہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پنجاب میں بارڈر پولیس فورس بنائی ہے اور میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! تفتان کا بارڈر پنجاب سے کہاں لگتا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جہاں بلوچستان سے پنجاب کا بارڈر لگتا ہے وہاں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے تحت بارڈر پولیس بنائی گئی ہے اور specially سمگلنگ روکنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ ایران سے کیمیکل import نہیں بلکہ سمگل ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

فیصل آباد میں سینکڑوں سرکاری سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دیا جانا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 15/71 کے ضمن میں عرض ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ فیصل آباد کے 167 سکولوں کے 465 کلاس رومز کو خطرناک قرار دیا گیا ہے بلکہ مذکورہ سکولوں کی لسٹیں ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ فیصل آباد کو ارسال کی گئی ہیں تاکہ ان سکولوں کو ذاتی طور پر سروے کرنے کے بعد اپنی ٹیکنیکل رپورٹ مع تخمینہ جات حکومت پنجاب کے ڈیپارٹمنٹ محکمہ ایجوکیشن کو ارسال کریں اور اس کی روشنی میں حکومت سے فنڈز کی فراہمی کے لئے درخواست کی جائے مزید یہ کہ تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز اور متعلقہ

ادارہ جات کے سر براہان کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اپنے سکولز میں خطرناک کمرہ جات کو کسی قسم کے درس وتدریس کے لئے استعمال نہ کریں۔ جیسے ہی ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ فیصل آباد کی طرف سے ان سکولوں کی ٹیکنیکل انسپکشن رپورٹ مع تخمینہ جات موصول ہو گی تو اس کے مطابق کمرہ جات کی مرمت اور تعمیر کے لئے حسب ضابطہ کام شروع کر دیا جائے گا اور جتنے بھی dangerous کمرہ جات ہیں ان کو گرا دیا جائے گا اور جو قابل مرمت ہوں گے ان کی مرمت کروائی جائے گی۔ جہاں تک سکولوں کی نامکمل چار دیواری کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ فیصل آباد کے اے کیٹیگری کے 96 سکول ایسے ہیں جن کی چار دیواری جزوی طور پر نامکمل ہے اور ان کی تعمیر کے لئے 30.580 ملین روپے کے فنڈز موصول ہو گئے ہیں اور ان میں سے 39 سکولوں میں چار دیواری کا کام جاری ہے باقی 57 سکولوں میں چار دیواری کی تعمیر کے لئے 291.596 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں جن کے لئے بھی حسب ضابطہ تحرک کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ مرحلہ وار ان سکولوں کی چار دیواری بھی مکمل کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر اجازت دیں تو میں ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! چٹ تو خرم جہانگیر وٹو صاحب کی طرف سے آئی تھی لیکن بات آپ کرنا چاہ رہے ہیں۔ جی، فرمائیں!

لاہور میں کسانوں کے احتجاج کرنے پر پولیس کا زدوکوب کرنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہمارے کسانوں کے ساتھ یہاں لاہور میں ظلم ہوا ہے۔ اس ایوان کے اسّی فیصد معزز ممبران دیہی background سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر کسان کو اپنی اجناس کی بروقت قیمت نہ ملے تو وہ مسائل کا شکار ہوتا ہے۔ کسانوں کو گنّے کی بروقت قیمت نہیں ملی۔ اسی طرح چاول اور آلو کی فصل کا بھی بُرا حال ہے۔ اس پر جب کسانوں نے احتجاج کیا تو پولیس نے انہیں زدوکوب کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب ان کی صُلح ہو گئی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ اچھی بات ہے کہ صُلح ہو گئی ہے مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت اس مقدس ایوان میں بتائے کہ کسانوں سے کیا بات چیت ہوئی، کیا معاملات finalize ہوئے اور کسانوں کے مسائل حل کرنے کے حوالے سے حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہمارے کسانوں کے مسائل کے حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے کسانوں کے نمائندوں سے مذاکرات کئے اور کافی حد تک معاملات settle ہو گئے ہیں۔ آپ اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو وہ میں پرسوں ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کی تفصیل پیر والے دن ایوان میں پیش کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

مال روڈ اسمبلی کے سامنے احتجاج کرنے والوں کی وجہ سے معزز ممبران اسمبلی کو دشواری کا سامنا

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بڑے اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آئے روز اسمبلی کے سامنے احتجاج کا سلسلہ جاری ہے جس سے نہ صرف معزز ممبران اسمبلی کو آنے میں دُشواری ہوتی ہے بلکہ خُدانخواستہ کسی وقت بھی کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ حکومت کو یہ احکامات جاری کئے جائیں کہ احتجاج کرنے والوں کے لئے کوئی جگہ مخصوص کی جائے۔ احتجاج کی وجہ سے مال روڈ بلاک ہو جاتا ہے اور اس سے پورا شہر متاثر ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وحید گل صاحب! احتجاج کرنے والے لوگ آپ کی بات مانتے ہیں لہذا آپ انہیں ان کی من پسند کسی اور جگہ پر لے کر چلے جایا کریں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر دی جائے اس طرح پھر اسمبلی کے سامنے احتجاج کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی جا سکے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ already مال روڈ پر احتجاج کرنے، جلسہ، جلوس اور ریلی نکالنے پر پابندی ہے۔ اگر کسی بھی فرد یا سیاسی جماعت نے یہاں پر کوئی ایسی activity کرنی ہوتی ہے تو اس کے لئے اسے اجازت لینی پڑتی ہے۔ یہاں مال روڈ یا اسمبلی کے سامنے جو بھی احتجاج ہو رہے ہیں وہ غیر قانونی ہیں۔ ان کے خلاف مقدمات بھی درج ہوتے ہیں، ڈی سی او اور پولیس ان کے خلاف کارروائی بھی کر سکتی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ ان کے لئے کوئی جگہ مخصوص کر دی جائے اور ہر احتجاج پھر وہیں پر ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس حوالے سے already کچھ جگہیں identify ہیں اور ڈی سی او نے ان کا باقاعدہ notification کیا ہوا ہے چونکہ ڈی سی او نے کسی بھی جلسے، جلوس اور احتجاج کی اجازت دینی ہوتی ہے تو انہوں نے لاہور میں اس کے لئے تین یا چار جگہیں identify کی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، خرم جہانگیر وٹو صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! چونکہ پہلے ایک بات ہو چکی ہے I don't want to repeat it. لیکن اس چیز کو دیکھنا چاہئے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ستّر فیصد معزز ممبران دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حکومت کسانوں اور کاشتکاروں کی بات کیوں نہیں سُن رہی، انہیں اپنے مطالبات کے لئے کیوں سڑکوں پر آنا پڑا اور یہ نوبت کیوں آئی ہے؟ پہلے ایک کسان اتحاد جلسہ کرتا اور رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ ان کے ساتھ مذاکرات ہوتے ہیں اور وزیر اعلیٰ کے ساتھ ان کی اخبار میں تصویر لگی ہوئی ہے۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملات طے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: خرم جہانگیر وٹو صاحب! وزیر قانون نے پیر والے دن تک وقت مانگا ہے اور پیر کو وہ اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں گے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ جو دوسرا کسان اتحاد ہے ان کے کیا مسائل ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون پیر والے دن ساری تفصیل بتائیں گے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔ پورے پنجاب کے کلرکوں نے حکومت سے مطالبات کئے ہیں اور وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ان کی کوئی شنوائی کرنے والا نہیں ہے۔ اسی طرح بے چارے نابینا لوگ تیسری مرتبہ احتجاج کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت اتنی non-serious کیوں ہے؟ آپ بار بار ہدایت کرتے ہیں لیکن کوئی منسٹر ایوان میں نہیں آتا۔ آپ دیکھ لیں کہ اس وقت سارے benches خالی پڑے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب پیر والے دن اس کی تفصیل ایوان میں بتائیں گے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! کسانوں کے مسئلے پر ہم احتجاجاً ایوان سے walkout کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ پیر والے دن منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں اگر مطمئن نہ ہوں تو پھر walkout کیجئے گا۔

(اس مرحلہ پر میاں خرم جہانگیر وٹو اور چودھری عامر سلطان چیمہ
احتجاجاً ایوان سے walkout کر گئے)

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

آرڈیننس (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Overseas Pakistanis Commission (Amendment) Ordinance, 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Punjab Overseas Pakistanis Commission (Amendment) Ordinance 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Overseas Pakistanis Commission (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015

MR ACTING SPEAKER: Minister Law may introduce the Fatima Jinnah Medical University Lahore Bill 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Fatima Jinnah Medical University Lahore Bill 2015.

MR ACTING SPEAKER: The Fatima Jinnah Medical University Lahore Bill 2015 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

بحث

قبل از بجٹ بحث

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا اگلا آئٹم Pre-Budget Discussion ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہوگا اور جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر اور معزز ممبران اسمبلی! مجھے اس بات پر فخر ہے کہ موجودہ حکومت ہمیشہ اپنی عوام دوست پالیسیوں میں آپ کی مثبت تجاویز کو ملحوظ خاطر رکھتی ہے اور اسی سلسلے میں اگلے مالی سال 2015-16 کی تیاری سے پہلے آپ سب کی تجاویز اور راہنمائی کے لئے Pre-Budget Discussion کا آج سے آغاز کیا جا رہا ہے جو کہ چار دن تک جاری رہے گا۔

جناب سپیکر! بجٹ یقیناً ایک ایسی دستاویز ہے جو حکومتی پالیسیوں اور ممبران کی آراء کو عملی جامہ پہنانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے لہذا آپ کی آراء ہمارے لئے بیش قیمت اثاثہ ثابت ہوں گی جس سے نہ صرف پالیسی سازی کا مرحلہ سہل ہوگا بلکہ حکومت کی استعداد کار بھی بہترین ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ بات بہت اہم ہے کہ بجٹ مرتب کرتے وقت ہم اپنے صوبے اور ملک کی مجموعی اقتصادی صورتحال، پسماندگی، مہنگائی، سماجی و ترقیاتی ضروریات اور بالخصوص security کو مدنظر رکھیں تاکہ دستیاب وسائل کو بہتر طریقے سے بروئے کار لایا جا سکے۔ صوبے اور ملک کی یہی مجموعی صورتحال حکومت کی ترجیحات کا تعین کرتی ہے۔ جیسا کہ معزز ممبران کے علم میں ہے کہ دہشت گردی اور توانائی کے بحران کی وجہ سے حکومتی اخراجات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور مزید برآں اس مالی سال میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے نتیجے میں حکومت کو 20۔ارب روپے کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے شدید دباؤ کا سامنا ہے۔ ان

حالات میں یہ بات ضروری ہے کہ جب تک ہم اپنے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کرتے تو ہم اپنی ترجیحات اور منصوبہ جات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم اپنی ترقیاتی ترجیحات کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنے موجودہ محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کریں جو یا تو نئے ٹیکسوں کے اجراء کی صورت میں ہو سکتا ہے یا موجودہ نظام میں بہتری لا کر ہو سکتا ہے لہذا معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ صوبائی محاصل میں اضافے کے لئے مثبت تجاویز سے بھی ہمیں مستفید فرمائیں۔

جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہے کہ اگلے چار ماہ میں بجٹ تخمینہ جات میں دیئے گئے محاصل کا نہ صرف target حاصل کر سکیں بلکہ اپنے اخراجات میں ممکنہ حد تک بچت اور کفایت شعاری کے ذریعے وسائل کو زیادہ سے زیادہ ترقیاتی کاموں کی طرف مختص کر سکیں۔ اس سلسلہ میں چند کوششوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ دفاتر میں اخراجات میں ممکنہ حد تک کمی کے لئے 15-2014 کے بجٹ میں 15 فیصد کٹوتی کی گئی۔

2۔ مالی نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے Austerity Committee کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت غیر ترقیاتی اخراجات کی باقاعدہ نظر ثانی کی جا رہی ہے۔

3۔ ضرب عضب کے نتیجہ میں امن وامان کی صورت حال کو مزید بہتر کرنے کے لئے پولیس اور امن وامان کے اداروں کے لئے خطیر رقوم مختص کی گئی ہیں۔ انشاء اللہ عوام اور مسلح افواج کے شانہ بشانہ امن وامان کو موجودہ حکومت مزید بہتر بنائے گی جس سے معیشت، توانائی، بہترین روزگار، quality education اور صاف پانی کی فراہمی میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے معاشی ترقی کی رفتار میں درپیش مسائل اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے آئندہ چار سالوں کے لئے ترقیاتی پروگرام کی حکمت عملی کو از سرِ نو تشکیل دیا تھا جس کا مقصد پنجاب کے معاشی اور سماجی لحاظ سے مستحکم اور بہتر امن وامان والا مثالی صوبہ بنانا ہے جہاں ہر شہری کو بنیادی سہولیات جس میں تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ روزگار کے بہترین مواقع میسر ہوں گے۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب کی ایک جامع معاشی حکمت عملی کے تحت 2018 تک معاشی ترقی کی رفتار کو 8 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔ پرائیویٹ سرمایہ کاری کو دُگنا کرنے کے علاوہ 20 لاکھ نوجوانوں کو فنی تربیت فراہم کی جائے گی تاکہ وہ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں اور سالانہ 10 لاکھ افراد کے لئے معیاری روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! مالی سال 2015-16 کا ترقیاتی پروگرام بھی پنجاب حکومت کی درج بالا معاشی حکمت عملی اور معزز ممبران کی مثبت تجاویز کے تحت ہی ترتیب دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات کی جانب سے تمام صوبہ محکمہ جات کو guidelines جاری کر دی گئی ہیں لہذا معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی کرتے وقت broke strategy کے مقاصد کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

جناب سپیکر! ہم اُمید کرتے ہیں کہ معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے pre-budget session میں ایسی مثبت اور قابل عمل تجاویز پیش کی جائیں گی جن میں نہ صرف ان کے انتخابی حلقہ جات میں ترقیاتی منصوبوں اور ترجیحات بلکہ صوبے کی مجموعی اقتصادی اور سماجی صورتحال میں بہتری، وسائل میں اضافہ، مخصوص پروگرام اور منصوبوں کا اجراء، مالیاتی نظم و نسق، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور وسائل کے بہتر استعمال کے متعلق بھی راہنمائی شامل ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ممبران اسمبلی کی طرف سے اس pre-budget session میں دی گئی تجاویز ہمارے لئے راہنما اصول کی حیثیت رکھیں گی اور حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ ان تجاویز پر نہ صرف غور کرے گی بلکہ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی حتی المقدور کوشش کرے گی۔ معزز ممبران سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنے حق نمائندگی کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس اجلاس میں بھرپور شرکت کریں گے اور عوام کو بہترین service delivery کی فراہمی میں ہمارا ساتھ دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس pre-budget session کا آغاز کرتے ہوئے آپ سب کو اس میں بھرپور شرکت کی دعوت دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر خزانہ نے pre-budget session پر بحث کا آغاز کر دیا ہے۔ جناب محمد وحید گل صاحب! آپ کے پاس پانچ منٹ کا ٹائم ہے تو آپ اپنی تجاویز دیں۔

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! وزیر خزانہ نے اپنی سابقا کارکردگی بتاتے ہوئے بتایا کہ ہمارا صوبہ آنے والے دنوں میں کس طرح سے ترقی کر سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے محاصل کی بات کی گئی تو سرکاری ہسپتالوں میں بہت غریب مریض بھی آتے ہیں اور بہت صاحب حیثیت لوگ بھی آتے ہیں تو میری یہ تجویز ہو گی کہ ایمرجنسی کے اندر 100 روپیہ فیس اس شرط کے ساتھ رکھ دی جائے کہ on duty DMS غریب مریضوں کو وہ فیس معاف کر سکے۔ اس سے

ہسپتالوں کو لاکھوں روپیہ آمدن ہو سکتی ہے اور دُور دراز علاقوں سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے آنے والے غریب مریضوں کو کئی دفعہ bed نہیں ملتا وہ واپس چلا جاتا ہے تو اس طرح سے لاکھوں مریضوں کو اس کا خاطر خواہ فائدہ ہو سکتا ہے بلکہ ہسپتال کو بھی اس آمدن سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! 1985 میں مسلم لیگ (ن) نے کچی آبادیوں میں لوگوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بیوروکریسی کے سُرخ فیتے کے باعث اُن کو آج تک مالکانہ حقوق نہیں مل سکے جس سے دو نقصان ہوئے ایک تو یہ ایک قوم کہ وہ بے چارے ابھی تک اپنے گھروں کے مالک نہیں بن سکے اور دوسرا ان کو مالکانہ حقوق ملنے سے حکومت کو جو کروڑوں، اربوں روپیہ ریونیو حاصل ہونا تھا اُس سے حکومت پنجاب محروم رہی۔ اگر اُن لوگوں کو مالکانہ حقوق مل جائیں اور اُن کی رجسٹریاں ہو جائیں تو جب کوئی رجسٹری ٹرانسفر ہو گی تو اس سے خاطر خواہ پیسے حکومت کے خزانہ میں آ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے لاہور اور صوبہ پنجاب کے باقی علاقے بھی ungrowth ہو رہے ہیں کہ ایک بندہ اُٹھتا ہے وہ اپنی ایک مربع زمین بیچ کر حکومت کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے کہ وہاں پر سیوریج کا نظام اور نہ پانی کا نظام۔ حکومت کو اس چیز کے اوپر فوری طور پر پابندی لگانی چاہئے اور کوئی بھی سوسائٹی حکومت کی منظوری کے ساتھ بننی چاہئے۔

جناب سپیکر! پنجاب کے کئی ایسے ہسپتال اور ادارے جو سالہا سال سے مکمل ہو چکے ہیں یا مکمل ہونے کے قریب ہیں لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر اُن کو چالو نہیں کیا جا رہا۔ میں یہاں خاص طور پر میاں میر ہسپتال کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہسپتال پچھلے کئی سالوں سے مکمل ہو چکا ہے لیکن اُس ہسپتال کو ابھی تک operational نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے کچی آبادیوں میں پینے کے صاف پانی اور صحت کا مسئلہ ہے وہاں پر انہیں صاف پانی کی سکیمیں دی جائیں اور صحت کے لئے ڈسپنسریاں قائم کی جائیں۔ میں یہاں پر ایک نہایت اہم تجویز دینا چاہتا ہوں کہ رنگ روڈ کے اوپر محمود بوٹی انٹرچینج کے پاس دریائے راوی کے اوپر سے پُل بنا کر اُسے کالا شاہ کاکو سے ملا دیا جائے تو اس سے لاہور اور پورے پنجاب کے لوگوں کے لئے راولپنڈی اور گوجرانوالہ کا سفر کم از کم ایک گھنٹہ کم ہو جائے گا جس سے لوگوں کے پٹرول اور وقت کی بچت کی وجہ سے کروڑوں روپے کا فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! غریبوں کے لئے آشیانہ سکیم بنائی گئی لیکن غریبوں کے لئے ایسی سکیمیں بنائی جائیں جہاں پر خالی پلاٹ دیئے جائیں۔ میں یہاں پر ایک اور تجویز دینا چاہوں گا کہ نئی بننے والی سکیموں میں 20 فیصد پلاٹ غریبوں کے لئے مختص کر دیئے جائیں تاکہ کسی غریب شخص کو بڑی روڈ پر یا بڑی روڈ والے غریب شخص کو رائیونڈ روڈ پر نہ جانا پڑے اور ہر غریب آدمی کو اُس کے گھر کے قریب سکیم میں پلاٹ میسر ہو سکے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب فیضان خالد ورک!

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے آج موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے چند ایک چیزوں پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ منسٹر صاحب اگر مہربانی کریں تو points note بھی کر لیں۔ میں نے اسی ایوان کے اندر پہلے بھی ایک چیز discuss کی تھی کہ جنڈیالہ شیر خان کی پسماندگی میرے خیال میں شیخوپورہ کے لئے مثال بن چکی ہے۔ میرا حلقہ پچھلے پندرہ سال سے نظر انداز ہو رہا تھا۔ اس کی نشاندہی یہ ہے کہ آج جنڈیالہ شیر خان کا drainage نہیں چلتا اس کی وجہ سے قبرستان کے اندر بھی پانی کھڑا ہے۔ میں نے پچھلے دنوں اپنے ذاتی ذرائع سے کرین منگوا کر پانی نکالنے کا بندوبست کیا۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی سکیم دی تھی کہ جنڈیالہ شیر خان کو کچھ نہ کچھ بہتر کرنے کی کوشش کی جائے اور اس میں کچھ تو ہو کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے نمائندے کے طور پر اپنی پارٹی کی presentation کی ہے اور اپنے حلقہ اور عوام کی نمائندگی کی جس سے انہیں کچھ deliver ہوا۔ اس کے علاوہ میرے حلقہ میں جبراں منڈی ہے اس کی پسماندگی بھی اپنی مثال خود ہے۔ میں اپنی یونین کونسل کا بھی کہوں گا کہ وہاں پچھلے پندرہ سال میں کوئی کام نہیں ہوا۔ میں نے اب ٹی ایم اے سے کچھ فنڈز لے کر تھوڑا بہت کام کرانے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں کچھ نہیں ہو سکا۔ یونین کونسل مرادے کلاں، جنڈیالہ شیر خان اور جبراں منڈی کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اگر ان پر تھوڑی سی شفقت کر دی جائے تو میرے خیال میں شاید کوئی بہتری آ جائے۔ میں نے اب بھی اپنے DCO کو یہ سکیمیں دی ہیں اور یہ ضرور آئیں گی باقی آگے ان کی مرضی ہے کہ یہ کریں یا نہ کریں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک انڈسٹریل ایریا ہے جو لاہور روڈ سے شروع ہو کر شرقپور روڈ تک جاتا ہے۔ اس کے اندر گندے پانی کا جو سیم نالہ چلتا ہے اس کی seepage کی یہ حالت ہے کہ اس

کے قریب قریب جتنے گاؤں، جتنی آبادیاں اور جتنے ٹاؤن ہیں ان میں نیچے پانی seepage کر چکا ہے اور وہاں کا پانی انتہائی زہریلا ہو چکا ہے۔ میں نے وہاں کے گاؤں اور دو تین ٹاؤنز میں میڈیکل کیمپ لگوائے اور لوگوں کے ٹیسٹ کرائے جس میں 65 فیصد سے زائد لوگوں میں ہیپاٹائٹس کے جراثیم پائے گئے کہ کسی کو ہیپاٹائٹس ہو چکا ہے یا کسی کو ہونے والا ہے اور کسی کی first stage ہے۔ میں ان علاقوں کے نام لوں گا کہ ان میں منصور آباد ٹاؤن، بدو مرادے ٹاؤن، گرین ٹاؤن اور خان کالونی شامل ہیں جہاں میڈیکل کیمپ لگوائے گئے۔ میرے خیال میں پورے پاکستان میں شاید یہ ratio کہیں نہ ہو۔ وہ سیم نالہ لاہور روڈ سے شرقپور روڈ تک جاتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس سیم نالے کو جو انڈسٹریل ایریا کو لگتا ہے اس کو کسی طرح سے پختہ کر دیا جائے۔ میں نے اس کی سکیم ڈی سی او صاحب کو دی ہے۔ وہ آ جائے گی اس پر ضرور شفقت کیجئے گا۔ اس کے بننے سے 65 کے قریب انڈسٹریز کے لوگ بھی oblige ہو جائیں گے اور باقی گرد و نواح کے لوگوں پر بھی نیکی ہو گی کہ گندے پانی کی seepage بند ہو جائے گی اور نیچے پانی صاف ہونا شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی میں نے ایک سکیم ڈی سی او صاحب کو دی ہے کہ ہرن مینار شیخوپورہ انٹرچینج سے روڈ نکلتی ہے جو براستہ مرزا ورکاں تحصیل نوشہرہ کو جاتی ہے۔ اگر ہم اس خستہ حال روڈ کو repair کر دیں بلکہ میں کہوں گا کہ نئے سرے سے بنا دیں تو بہتر ہے۔ میرے خیال میں اس روڈ پر دس کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلتی ہے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ وہاں پر جرائم بڑے ہوتے ہیں تو گاڑی چلتی ہی نہیں تو پھر جرائم تو ہونے ہی ہیں اس سے لوٹنے والوں کی تو موج لگی ہوئی ہے۔ اگر اس روڈ کو بہتر کر دیا جائے تو میرا ذاتی خیال نہیں بلکہ تمام لوگوں کی یہ رائے ہے کہ تحصیل نوشہرہ سے آنے والے لوگوں کو موٹروے انٹرچینج پر پہنچنے میں انتہائی آسانی ہو گی۔ میں نے تین چار بنیادی چیزیں point out کی ہیں جن میں جنڈیالہ شیر خان، جبراں منڈی، یونین کونسل مرادے کلاں جس میں میری اپنی بھی رہائش ہے، ایک سیم نالہ لاہور روڈ تا شرقپور روڈ جو انڈسٹریل ایریا کے اندر آتا ہے اور ایک ہرن مینار انٹرچینج سے نوشہرہ روڈ جو براستہ مرزا ورکاں جاتی ہے اس سڑک کو میں چاہوں گا کہ ان پر شفقت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ایک اور چیز note کرانا چاہوں گا کہ میرے حلقہ کی تقریباً چھ روڈز ہیں۔ پچھلی دفعہ شیخوپورہ تا گوجرانوالہ روڈ بجٹ میں رکھا گیا تھا، میں نے پڑھا تھا ADP میں بھی آیا تھا پتا نہیں اب وہ کدھر چلا گیا۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں کہ وہ کہاں چلا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب فیضان خالد ورک صاحب! آپ اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو دے دیں۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں بدھ کو بات کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رانا منور غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پری بجٹ بحث کے لئے مجھے وقت ملا ہے۔ میں سب سے پہلے پنجاب میں زراعت کا شعبہ جو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس پر کچھ اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری حکومت اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف پنجاب میں اور پورے ملک پاکستان میں سبز انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ ان کی دیرینہ پالیسیوں کی وجہ سے اب تک پنجاب اور پاکستان کی زراعت ترقی کی بہت سی منازل طے کر چکی ہے جس میں گرین ٹریکٹر سکیم، laser leveler اور دوسرے آلات ہیں جو زمینداروں کو فراہم کئے گئے ہیں جن کی بنیاد پر آج زمیندار خوشحال ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پختہ کھالا جات بن رہے ہیں اور مائنرز کی لائننگ ہو رہی ہے جس سے ہمارا نہری پانی محفوظ ہو رہا ہے اور ایسی جگہوں پر پہنچ رہا ہے جہاں پہلے پانی نہیں پہنچتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی کی چوری کو روکا گیا ہے، اس کے لئے قوانین بنائے گئے اور پالیسی وضع کی گئی ہے۔ اس کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خصوصی احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ابھی کچھ ایسی چیزیں ہیں جن پر توجہ دینے کی مزید ضرورت ہے جس سے ہمارا شعبہ زراعت مزید ترقی کرے گا اور بہتری کی طرف جائے گا۔ میری آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو یہ تجویز ہے کہ آپ نے گرین ٹریکٹر سکیم متعارف کرائی جس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچا لیکن ابھی بہت سے چھوٹے کسان گرین ٹریکٹر سکیم سے محروم ہیں۔ اس پالیسی کو تھوڑا سا relax کر کے زیادہ ٹریکٹر فراہم کرنے کے لئے حکومت پنجاب عملی منصوبہ بنائے۔ Laser leveler زیادہ دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ کھالہ جات کے پختہ ہونے کا معاملہ ہے جس کے بارے میں پچھلی کئی میٹنگز میں اور کئی دفعہ پوائنٹ آف آرڈرز پر یہاں بتایا کہ کچھ کھالا جات کو 30 فیصد پختہ کیا گیا ہے، کچھ کو 50 فیصد کیا گیا ہے اور باقی کھال کچے رہ گئے ہیں۔ مجھے اس بارے میں سمجھ نہیں آئی جبکہ میرا اسمبلی میں یہ دوسرا tenure ہے۔ اس سے پہلے بھی بہت سے لوگ بار بار پوائنٹ آف آرڈرز پر اور قراردادوں کے ذریعے حکومت وقت کو بتاتے رہے ہیں کہ اس پالیسی کو relax کیا جائے یا اس میں ترمیم کی جائے لیکن آج تک اس پالیسی کو تبدیل کرنے کے لئے ہمارا محکمہ

زراعت ٹس سے مس نہیں ہوا۔ میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ آئندہ مالی سال کے سالانہ بجٹ کو پیش کرنے سے پہلے اس پر ایک میٹنگ رکھی جائے۔ اگر حکومت پنجاب میٹنگ نہیں رکھنا چاہتی تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت کو میری request refer کریں۔ میں اس کا محرک ہوں مجھے اس میں بلایا جائے اور ممبران جو زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو اس میں بلایا جائے۔ اس میٹنگ میں منسٹر، سیکرٹری اور اس محکمہ کے دیگر اعلیٰ افسران کو بلایا جائے تاکہ اس پالیسی میں ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارے صوبہ کی سڑکوں کا حال بہت خراب ہے کیونکہ جس طرح سے وزیر خزانہ نے بتایا ہے کہ اس سال کے بجٹ میں ہمیں سیلاب کی وجہ سے 20-ارب روپے کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا ہے۔ سیلاب موسم گرما میں آیا، مون سون کی بارشیں آئیں اور اب سردیوں میں بھی مون سون کی بارشیں آئی ہیں تو اس کی وجہ سے ہماری سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی ہیں۔ ہماری سڑکوں کے دو parallel system چل رہے ہیں۔ ایک سی اینڈ ڈبلیو کا provincial highway system چل رہا ہے اور دوسرا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا system چل رہا ہے یہ دونوں system سڑکوں کی look after نہیں کرتے ہیں، جس سڑک کو identify کیا جاتا ہے ایک کہتا ہے کہ یہ provincial highway کی سڑک ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی سڑک ہے۔ کئی کئی مہینے واویلا کرنے کے بعد identify ہوتا ہے کہ یہ تو provincial government کی سڑک ہے انہوں نے اس میں careless کی ہے کیونکہ ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ میری آپ کے وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ آئندہ بجٹ میں یہ صوبائی اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا concept ختم کیا جائے۔ جس طرح سے قائد محترم ایک سپیشل پالیسی دے رہے ہیں کہ اس سال جتنی بھی سڑکیں ہیں ان کو مرمت کیا جائے گا۔ پنجاب کی تمام roads جو گورنمنٹ بناتی ہے ان کے لئے ہر سال rehabilitation کے funds allocation ہونے چاہئیں۔ میرے حلقے میں ہینڈی کرافٹس کا بہت اچھا کام ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ وہاں سے قائد میاں محمد نواز شریف نے این اے-68 سے الیکشن لڑا ہے۔ اس وقت سلاں والہ کا ہینڈی کرافٹ پوری دنیا میں جاتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے سلاں والہ کے ہینڈی کرافٹس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا ہے جس کے لئے انٹرنیشنل ایکسپو سنٹر کی ضرورت ہے۔ اس کی feasibility report مکمل ہو چکی ہے، اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جا چکا ہے، اس کے لئے رقبہ acquire کیا جا چکا

ہے اور اس کے لئے تمام جو requirements ہوتی ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اس کو انٹرنیشنل ہینڈی کرافٹ سنٹر بنانے کے لئے منظوری کو final کریں اور آئندہ بجٹ میں شامل کریں۔

(اذان مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر: راناصاحب! بس ایک منٹ میں wind up کر دیں۔

رانامنور حسین المعروف رانامنور غوث خان: جناب سپیکر! ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے لیکن جو BHU,s کی حالت ہے اس کو ہم آج تک ٹھیک نہیں کر سکے۔ ان کی حالت زار کو بہتر کرنے لئے اس کی بلڈنگ کے structure کو بہتر کرنا پڑے گا، وہاں پر ادویات فراہم کرنی پڑیں گی اور خاص طور پر BHU,s میں ڈاکٹرز نہیں جاتے اور جس ڈاکٹر کی وہاں پر appointment ہوتی ہے وہ دو تین مہینے میں resign کر کے کہیں اور نوکری پر چلا جاتا ہے لہذا اس کے لئے ہمیں اقدامات کرنے ہوں گے۔ کالجز بنانے ہوں گے ایک لاکھ کی آبادی کا premises دیکھ لیں وہاں پر کالج بنانے چاہئیں۔ میں ایک اہم بات عرض کرنا چاہتا ہوں اگر وزیر خزانہ صاحب متوجہ ہوں اس وقت ہر روز کلیریکل سٹاف "ایپکا" کی صورت میں اور کبھی کسی صورت میں ہر روز strikes پر ہیں، کبھی وہ مال روڈ پر نکلے ہوتے ہیں اور کبھی وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کمشنر کے دفتر کے سامنے ہوتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ چھ ماہ جب تک بجٹ پاس نہیں ہو گا اور گورنمنٹ ان کی تنخواہیں نہیں بڑھائے گی اس وقت تک وہ روزانہ جلسے جلوس کرتے رہیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: راناصاحب! آپ اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو دے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جناب سپیکر! میری اس میں تجویز یہ ہے کہ وزیر خزانہ ایڈوانس ان کو بتادیں کوئی آشیر باد دے دیں کیونکہ لوگوں کا کام suffer ہو رہا ہے اور لوگ دور دراز علاقوں سے اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: راناصاحب! بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 30-مارچ 2015 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔